ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ
رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا
ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ○
(آل عمران:17)

ترجمہ: (یہ ان کیلئے ہے)
جو لوگ کہتے ہیں اَے ہمارے ربّ!
یقیناً ہم ایمان لے آئے۔
پس ہمارے گناہ بخش دے اور
ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

جلد 68
ایڈیٹر
منصور احمد
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 1-2
شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

26 ربیع الثانی-3 جمادی الاوّل 1440 ہجری قمری ● 3-10 صلح 1398 ہجری شمسی ● 3-10 جنوری 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جنوری 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

**عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا
چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے
اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے**

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

یہ تمام نصائح جو ہم لکھ چکے ہیں اِس غرض سے ہیں کہ تا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے خوف میں ترقی کرے اور تا وہ اس لائق ہو جاویں کہ خدا کا غضب جو زمین پر بھڑک رہا ہے وہ ان تک نہ پہنچے اور تا ان طاعون کے دنوں میں وہ خاص طور پر بچائے جائیں سچی تقویٰ (آہ بہت ہی کم ہے سچی تقویٰ) خدا کو راضی کر دیتی ہے اور خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچاتا ہے ہر یک مکّار یا نادان متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے۔ سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔ کامل متقی طاعون سے بچایا جائے گا کیونکہ وہ خدا کی پناہ میں ہے سو تم کامل متقی بنو جو کچھ خدا نے طاعون کے بارے میں فرمایا تم سن چکے ہو وہ ایک غضب کی آگ ہے پس تم اپنے تئیں اُس آگ سے بچاؤ۔ جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اُس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم سے چلتا ہے اور تقویٰ کے راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا یا دنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے کیونکہ علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں۔ صدہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانوں کے لئے آرام دہ مکان میسر نہیں جیسا کہ چاہئے۔ چار پائیوں کا انتظام نہیں۔ توسیع مسجد کی ضرورتیں بھی پیش ہیں تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بماہ نکل نہیں سکتا۔ یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو روح القدس کی تجلّی ہوئی تھی وہ ہر ایک تجلّی سے بڑھ کر ہے۔ روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا اور کبھی کسی نبی یا اَوتار پر گائے کی شکل پر ظاہر ہوا اور کسی پر کچھ یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا جب تک انسان کامل یعنی ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے تو روح القدس بھی آپ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا اور چونکہ روح القدس کی قوی تجلّی تھی جس نے زمین سے لے کر آسمان کا اُفق بھر دیا تھا اس لئے قرآنی تعلیم شرک سے محفوظ رہی لیکن چونکہ عیسائی مذہب کے پیشوا پر روح القدس نہایت کمزور شکل میں ظاہر ہوا تھا یعنی کبوتر کی شکل پر اس لئے ناپاک روح یعنی شیطان اس مذہب پر فتح یاب ہو گیا اور اس نے اپنی عظمت اور قوت اس قدر دکھلائی کہ ایک عظیم الشان اژدھا کی طرح حملہ آور ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے عیسائیت کی ضلالت کو دنیا کی سب ضلالتوں سے اوّل درجہ پر شمار کیا ہے اور فرمایا کہ قریب ہے کہ آسمان و زمین پھٹ جائیں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں کہ زمین پر یہ ایک بڑا گناہ کیا گیا کہ انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا اور قرآن کے اوّل میں بھی عیسائیوں کا ردّ اور ان کا ذکر ہے جیسا کہ آیت **اِیَّاکَ نَعۡبُدُ** اور **وَلَا الضَّآلِّیۡنَ** سے سمجھا جاتا ہے اور قرآن کے آخر میں بھی عیسائیوں کا ردّ ہے جیسا کہ سورۃ **قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ** سے سمجھا جاتا ہے اور قرآن کے درمیان بھی عیسائی مذہب کے فتنہ کا ذکر ہے جیسا کہ آیت **تکاذ السموات یتفطّرن منہ** سے سمجھا جاتا ہے اور قرآن سے ظاہر ہے کہ جب سے کہ دنیا ہوئی مخلوق پرستی اور دجل کے طریقوں پر ایسا زور کبھی نہیں دیا گیا اسی وجہ سے مباہلہ کے لئے بھی عیسائی ہی بلائے گئے تھے نہ کوئی اور مشرک۔ اور یہ جو روح القدس پہلے اس سے پرندوں یا حیوانوں کی شکل پر ظاہر ہوتا رہا اس میں کیا نکتہ تھا سمجھنے والا خود سمجھ لے اور اس قدر ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے نبی صلعم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔

اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اُس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 82 تا 85)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے

آپ کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو، آپس میں اخوّت و پیار و محبت پیدا کریں، آپ کی تمام فکریں دنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو

آپ خلافت احمدیہ کی قدر کریں، خلیفہ وقت کیساتھ اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں، اُسکی باتوں کو غور سے سنیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی حتی الوسع کوشش کریں

سکینڈے نیوین ممالک میں اسلام احمدیت کے پیغام کو پھیلائیں

اس کیلئے سب سے اہم آپ کا عملی نمونہ ہے، اپنے نیک نمونے کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کے لئے جیتنے کی کوشش کریں

جماعت ہائے احمدیہ سکینڈے نیویا کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

مورخہ 21 تا 23 ستمبر 2018 بمقام اوسلو (ناروے) پہلے نورڈک جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔ پرچم کشائی: جمعۃ المبارک کے روز 12 بجکر 50 منٹ پر مہمان خصوصی مکرم اظہر حنیف صاحب مبلغ انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کرائی۔ اجلاس اوّل: مورخہ 22 ستمبر کو صبح گیارہ بجے مکرم امیر صاحب ناروے کی صدارت میں جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب ناروے نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم امیر صاحب ناروے، مکرم شاہد کاہلوں صاحب مبلغ انچارج و نائب امیر ناروے اور مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے تقاریر کیں۔ اجلاس دوم: نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مکرم محمد زکریا خان صاحب، مکرم مصور احمد شاہد صاحب مبلغ انچارج فن لینڈ اور مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مبلغ انچارج سویڈن نے تقاریر کیں۔ اجلاس سوم: مورخہ 23 ستمبر کو جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کی کارروائی مکرم مولانا سید کمال یوسف صاحب سابق مبلغ سلسلہ سکینڈے نیوین ممالک کی زیر صدارت صبح دس بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد میئر آف اوسلو Mrs Marianne Borgen نے ایک مختصر تقریر کی۔ بعدہ مکرم طاہر محمود خان صاحب مبلغ سلسلہ ناروے، مکرم منصور ملک صاحب مبلغ سلسلہ آئس لینڈ، مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ سلسلہ ڈنمارک اور مکرم نور احمد بولستاد صاحب نے تقریر کی۔ اجلاس سوم کے دوران مستورات نے اپنے الگ جلسہ کا اہتمام کیا۔ اجلاس چہارم: نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کی کارروائی منعقد ہوئی۔ مکرم ظہور احمد چوہدری صاحب امیر جماعت ناروے نے شکریہ احباب پیش کیا۔ اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں نورڈک کے پانچوں ممالک سے 1602 مرد و خواتین نے شرکت کی۔ اس جلسہ کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا خصوصی پیغام بھجوایا تھا، جو قارئین بدر کیلئے اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 21 دسمبر 2018 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ادارہ)

پیارے احباب جماعت احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت ہائے احمدیہ سکینڈے نیویا کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور شاملین کو اس جلسہ سے روحانی اور دینی استفادہ کرنے کی بھرپور توفیق بخشے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے بارہ میں بتایا ہے کہ یہ خالصتاً دینی اجتماع ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں۔ اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے، آپ کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو۔ آپس میں اخوّت و پیار و محبت پیدا کریں۔ آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو۔ اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا۔ اس لئے جو جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں، اس مقصد کو مدّنظر رکھیں اور ہر احمدی اپنے آپ کو تقویٰ میں بڑھانے کے لئے جدوجہد کرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا (الشّمس:10) جس کا مطلب یہ ہے کہ نجات پا گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا اور خائب اور خاسر ہو گیا وہ شخص جو اس سے محروم رہا۔ اس لئے اب تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ تزکیہ نفس کس کو کہا جاتا ہے۔ سو یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے، ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہونا چاہئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دُور ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہ ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ۔ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہو گا، اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے۔ مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 72 تا 73)

پس آپ کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک وجود کی طرح بننے کے سامان پیدا فرمائے ہیں اور خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ یہ حبل اللہ ہے، جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۖ وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامنے کے نتیجہ میں ہی تم ایک وجود بن سکتے ہو۔ اس لئے آپ خلافت احمدیہ کی قدر کریں۔ خلیفہ وقت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں، اس کی باتوں کو غور سے سنیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی حتی الوسع کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

ایک اور اہم بات جس کی طرف سکینڈے نیوین ممالک کے بسنے والے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ اسلام احمدیت کے پیغام کو ان ملکوں میں پھیلائیں۔ اس کیلئے سب سے اہم آپ کا عملی نمونہ ہے۔ اپنے نیک نمونے کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کے لئے جیتنے کی کوشش کریں۔ جب تک آپ کا عملی نمونہ نہیں ہو گا، آپ لاکھ تبلیغ کریں، اسلام کی خوبیاں بیان کریں، وہ نتیجہ سامنے نہیں آئے گا جو آپ کے عمدہ نمونہ کے نتیجہ میں ظاہر ہو گا۔ پس میں جو بار بار تقویٰ اختیار کرنے، روحانیت میں بڑھنے، خدا تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہوں، یہ اسی لئے ہے کہ جب آپ ان چیزوں میں ترقی کریں گے تو لوگ خود بخود اسلام احمدیت کی طرف مائل ہوتے چلے جائیں گے۔ بہت سے نئے احمدی ہونے والوں سے آپ پوچھیں تو وہ بھی آپ کو یہی بتائیں گے کہ احمدیت کے بھائی چارہ کو دیکھ کر، ان کے نمونہ کو دیکھ کر اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ پس تبلیغ بھی کریں، لیف لیٹس کی تقسیم اور نمائشوں کے انعقاد کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچائیں اور عملی طور بھی اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اس کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی اور تقویٰ میں ترقی دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

والسلام، خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ثابت بن خالد انصاری، حضرت عبد اللہ بن عرفطہ، حضرت عتبہ بن عبد اللہ حضرت قیس بن ابی صعصعہ، حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنھم کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

انڈونیشیا کے ایک دیرینہ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ، واقفِ زندگی، مبلغ سلسلہ، سابق رئیس التبلیغ اور پرنسپل جامعہ احمدیہ انڈونیشیا، کے طور پر خدمات بجالانے والے محترم سیوطی احمد عزیز صاحب کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 نومبر 2018ء بمطابق 30 نبوت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو. کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ - اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ -

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ - صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ -

آج جن صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سے پہلے حضرت ثابت بن خالد انصاری ہیں۔ یہ قبیلہ بنو مالک بن نجار میں سے تھے۔ غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے اور جنگ یمامہ میں بھی شامل ہوئے اور اسی جنگ میں یہ شہید ہوئے۔ بعض کے نزدیک بئر معونہ کے واقعہ میں موقع پر شہید ہوئے۔

(استیعاب، جلد 1، صفحہ 198، مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

پھر حضرت عبد اللہ بن عرفطہ ہیں۔ آپ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے ہمراہ ہجرت حبشہ میں شامل ہوئے تھے اور ایک روایت جو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجاشی کی طرف بھیجا تھا اور ہم لوگ اسّی کے قریب تھے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 201، حدیث 4400، مسند عبد اللہ بن مسعودؓ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت عبد اللہ بن عرفطہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

(استیعاب، جلد 3، صفحہ 949، عبد اللہ بن عرفطہؓ، مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

پھر حضرت عتبہ بن عبد اللہ ہیں۔ ان کی والدہ کا نام بُسرہ بنت زید تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور احد میں یہ شریک ہوئے تھے۔ (استیعاب، جلد 3، صفحہ 1026، عتبہ بن عبد اللہؓ، مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 430، عتبہ بن عبد اللہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت قیس بن ابی صعصعہ ہیں۔ یہ انصاری تھے۔ حضرت قیسؓ کے والد کا نام عمرو بن زید تھا لیکن وہ اپنی کنیت ابو صعصعہ سے مشہور تھے۔ حضرت قیسؓ کی والدہ کا نام شَیبہ بنت عاصم تھا اور حضرت قیس ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے تھے اور غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہونے کا بھی ان کو شرف حاصل ہوا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 392، قیس بن ابی صعصعہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

غزوۂ بدر کیلئے روانہ ہوتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ سے باہر بیوت السُّقیا کے پاس قیام کیا اور کم عمر بچے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کے شوق میں ساتھ چلے آئے تھے وہاں سے واپس کئے گئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ چاہ سُقیا سے پانی لائیں۔ آپؐ نے اس کا پانی پیا پھر آپؐ نے سُقیا کے گھروں کے پاس نماز ادا کی۔ سُقیا سے روانگی کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قیس بن ابی صعصعہ کو مسلمانوں کی گنتی کرنے کا حکم دیا۔ اس موقع پر ان کو پانی پر نگران بھی مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بئر ابی عِنَبہ جو مسجد نبوی سے تقریباً ڈھائی کلومیٹر کے فاصلے پر تھی اس کے پاس قیام کیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گنتی کرو کتنے ہیں تو حضرت قیسؓ نے گنتی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کی تعداد 313 ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ طالوت کے ساتھیوں کی بھی اتنی ہی تعداد تھی۔ سُقیا کے متعلق یہ نوٹ لکھا ہے کہ مسجد نبوی سے اس کا فاصلہ دو کلومیٹر کے قریب تھا اور اس کا پرانا نام حُسَیکہ تھا۔ حضرت خلادؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حُسَیکہ کا نام بدل کر سُقیا رکھ دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں سُقیا کو خرید لوں لیکن مجھ سے پہلے ہی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے دو اونٹوں کے عوض خرید لیا اور بعض کے مطابق سات اوقیہ یعنی دو سو اسّی درہم کے عوض خریدا گیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بات کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کا سودا بہت ہی نفع مند ہے۔ (السیرۃ النبویۃ علی ضوء القرآن والسنۃ از محمد بن محمد بن سویلم، جلد 2، صفحہ 124، از مکتبۃ الشاملۃ)، (سبل الہدی والرشاد، جلد 4، صفحہ 23-25، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1993ء)، (یوم الفرقان اسرار غزوۂ بدر از الدکتور مصطفی حسن البدوی، صفحہ 124، مطبوعہ دار المنہاج بیروت 2015ء)، (امتاع الاسماع، جلد 8، صفحہ 341، دار الکتب العلمیہ بیروت 1999ء)، (کتاب المغازی للواقدی، جلد اول، صفحہ 37-38، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2013ء)

اسی طرح غزوۂ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساقہ کی کمان آپ کے سپرد فرمائی تھی۔ ساقہ لشکر کا وہ دستہ ہوتا ہے جو پیچھے حفاظت کی غرض سے چلتا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں کتنی دیر میں قرآن کریم کا دَور کیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پندرہ راتوں میں۔ حضرت قیسؓ نے عرض کیا کہ میں اپنے آپ میں اس سے زیادہ کی توفیق پاتا ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کر لیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے آپ میں اس سے بھی زیادہ کی توفیق پاتا ہوں۔ پھر انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت کی یہانتک کہ جب آپ بوڑھے ہو گئے اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگے تو آپ نے پندرہ راتوں میں دور مکمل کرنا شروع کر دیا۔ تب یہ کہا کرتے تھے کہ کاش میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیا ہوتا۔ (اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 408، قیس بن ابی صعصعہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (تاج العروس زیر مادہ سوق)

حضرت قیسؓ کے دو بچے اَلْفَاکِہ اور ام حارث تھے۔ ان دونوں کی والدہ امامہ بنت معاذ تھیں۔ حضرت قیسؓ کی نسل آگے نہ چل سکی۔ حضرت قیسؓ کے تین بھائی تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا لیکن وہ بدر میں شامل نہ تھے۔ ان میں سے حضرت حارثؓ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور حضرت ابو کلابؓ اور حضرت جابرؓ بن ابی صعصعہ نے غزوۂ موتہ میں جام شہادت نوش کیا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 392، قیس بن ابی صعصعہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر حضرت عبیدہ بن حارث ایک صحابی تھے۔ حضرت عبیدہ بن الحارث جو بنو مطلب میں سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار تھے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 123-124) ان کا تعلق قبیلہ بنو مطلب سے تھا۔ ان کی کنیت ابو حارث جبکہ بعض کے نزدیک ابو معاویہ تھی۔ والدہ کا نام سُخَیلہ بنت خُزاعی تھا۔ حضرت عبیدہؓ عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس سال بڑے تھے۔ یہ ابتدائی ایمان لانے والوں میں شامل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے آپؓ ایمان لے آئے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ، حضرت ابو سلمہ بن عبد اللہ اسدی، حضرت عبد اللہ بن ارقم مخزومی اور حضرت عثمان بن مظعون ایک ہی وقت میں ایمان لائے تھے۔ حضرت عبیدہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک خاص قدر و منزلت رکھتے تھے۔ حضرت عبیدۃ بن حارث نے ابتدا میں اسلام قبول کیا اور آپ بنو عبد مناف کے سرداروں میں سے تھے۔ (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 547، عبیدہ بن الحارثؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)، (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 4، صفحہ 353، عبیدہ بن الحارثؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت عبیدہ بن حارث نے اپنے دو بھائیوں حضرت طفیل بن حارث اور حضرت حُصَین بن حارث کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ حضرت مِسطح بن اُثاثہ بھی تھے۔ سفر سے پہلے طے پایا کہ یہ لوگ وادیٔ ناجح میں اکٹھے ہوں گے لیکن حضرت مِسطح بن اُثاثہ پیچھے رہ گئے کیونکہ ان کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اگلے دن ان کو حضرت مِسطح کے ڈسے جانے کی اطلاع ملی لہٰذا یہ لوگ واپس گئے اور انہیں ساتھ لے کر مدینہ آ گئے۔ مدینہ میں یہ لوگ حضرت عبد الرحمٰن بن سلمہ کے ہاں ٹھہرے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 37، عبیدہ بن الحارثؓ،

مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارث اور حضرت عمیر بن الحُمام کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت عبیدہ بن الحارث اور حضرت عمیر بن الحُمام دونوں غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔

(استیعاب، جلد 3، صفحہ 1214، عمیر بن الحمام ؓ، مطبوعہ دارالجیل 1992ء)

ان کے دو بھائی حضرت طفیل بن حارث اور حضرت حُصَین بن حارث بھی غزوۂ بدر میں آپ ؓ کے ساتھ شریک تھے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 39-38 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ آکر کفار کے شر سے بچنے کے لئے اور مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کیلئے کچھ تدابیر اختیار فرمائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ سیاسی قابلیت اور جنگی دور بینی کی ایک بین دلیل ہے۔ اسی کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس طرح تحریر کیا ہے کہ: ”تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلا دستہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبیدہ بن الحارث کی سرداری میں روانہ فرمایا تھا اور جس کا عکرمہ بن ابوجہل کے ایک گروہ سے سامنا ہو گیا تھا اس میں مکہ کے دو کمزور مسلمان جو قریش کے ساتھ ملے ملائے آگئے تھے، قریش کو چھوڑ کر مسلمانوں میں آملے تھے چنانچہ روایت آتی ہے کہ...... ”اس مہم میں جب مسلمانوں کی پارٹی لشکر قریش کے سامنے آئی تو دو شخص مقداد بن عمرو اور عتبہ بن غزوان جو بنوزہرہ اور بنونوفل کے حلیف تھے مشرکین میں سے بھاگ کر مسلمانوں میں آملے اور یہ دونوں شخص مسلمان تھے اور صرف کفار کی آڑ لے کر مسلمانوں میں آملنے کیلئے نکلے تھے۔“ پس ان پارٹیوں کے بھجوانے میں ایک غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی تھی کہ تا ایسے لوگوں کو ظالم قریش سے چھٹکارا پانے اور مسلمانوں میں آملنے کا موقعہ ملتا رہے۔“

(سیرت خاتم النبیین ؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ ایم.اے، صفحہ 324)

ہجرت کے آٹھ مہینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارث کو ساٹھ یا اسی سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارث کیلئے ایک سفید رنگ کا پرچم باندھا جسے حضرت مسطح بن اثاثہ نے اٹھایا۔ اس سریہ کا مقصد یہ تھا یعنی کہ جو بھیجا گیا تھا لشکر یا سواروں کا ایک گروپ، کہ قریش کے ایک تجارتی قافلے کو راہ میں روک لیا جائے۔ قریش کے قافلے کا امیر ابوسفیان تھا۔ بعض کے مطابق عکرمہ بن ابوجہل اور بعض کے مطابق مِکرز بن حَفص تھا۔ اس قافلے میں دوسو آدمی تھے یعنی کافروں کے قافلے میں جو تجارتی مال لے کر جا رہے تھے۔ صحابہ ؓ کی اس جماعت نے رابغ وادی پر اس قافلے کو جا لیا۔ اس مقام کو وَدّان بھی کہا جاتا ہے۔ دونوں فریقوں کے درمیان تیر اندازی کے علاوہ کوئی مقابلہ نہ ہوا اور لڑائی کے لئے باقاعدہ صف بندی نہ ہوئی۔ وہ صحابی جنہوں نے مسلمانوں کی طرف سے پہلا تیر چلایا وہ حضرت سعد بن ابی وقاص تھے اور یہ وہ پہلا تیر تھا جو اسلام کی طرف سے چلایا گیا۔ اس موقع پر حضرت مقداد بن اسود اور حضرت عیینہ بن غزوان (ابن ھشام اور تاریخ طبری میں عُتبہ بن غزوان بھی ہے) لکھا ہے مشرکوں کی جماعت سے نکل کر مسلمانوں سے آملے کیونکہ ان دونوں نے اسلام قبول کیا ہوا تھا اور وہ مسلمانوں کی طرف جانا چاہتے تھے۔ حضرت عبیدہ بن حارث کی سرکردگی میں یہ اسلام کا دوسرا سریہ تھا۔ تیر اندازی کے بعد دونوں فریق پیچھے ہٹ گئے کیونکہ مشرکین پر مسلمانوں کا اس قدر رعب پڑا کہ انہوں نے سمجھا کہ مسلمانوں کا بہت بڑا لشکر ہے اور ان کو مدد پہنچ رہی ہے لہٰذا وہ لوگ خوفزدہ ہو کر پسپا ہو گئے اور مسلمانوں نے بھی ان کا پیچھا نہیں کیا۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 3، صفحہ 216-215، سریہ عبیدۃ بن الحارث ؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)، (سیرت ابن ہشام، جلد اول، صفحہ 592، سریۃ عبیدۃ بن الحارث ؓ، مطبوعہ مصطفی البابی مصر 1955ء)، (تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 12، سنۃ 1ھ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1987ء)

گئے تو تھے لیکن یہ نہیں کہ کوئی پیچھے گئے ہوں اور باقاعدہ جنگ کی ہو۔ دونوں طرف سے حملہ ہوا۔ اُنہوں نے بھی حملہ کیا اِنہوں نے بھی تیر چلائے اُنہوں نے بھی تیر چلائے اور آخر جب وہ کفار پیچھے ہٹ گئے تو مسلمان واپس آگئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرت کی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ: ”غزوۂ ودان سے واپس آنے پر ماہ ربیع الاول کے شروع میں آپ ؐ نے اپنے ایک قریبی رشتہ دار عبیدہ بن حارث مطلبی کی امارت میں ساٹھ شتر سوار مہاجرین کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ اس مہم کی غرض بھی قریش مکہ کے حملوں کی پیش بندی تھی۔“ غرض بیان کر دی ہے کہ قریش مکہ کے حملوں کی پیش بندی تھی۔ ”چنانچہ جب عبیدہ بن الحارث اور ان کے ساتھی کچھ مسافت طے کر کے ثنیۃ المرّہ کے پاس پہنچے تو ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ قریش کے دوسو مسلح نوجوان عکرمہ بن ابوجہل کی کمان میں ڈیرہ ڈالے پڑے ہیں۔ فریقین ایک دوسرے کے سامنے ہوئے اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں کچھ تیر اندازی بھی ہوئی لیکن پھر مشرکین کا گروہ یہ خوف کھا کر کہ مسلمانوں کے پیچھے کچھ کمک مخفی ہوگی۔“ کچھ اَور ہو سکتا ہے، لوگ آ رہے ہوں، کوئی لشکر ہو۔ ”ان کے مقابلہ سے پیچھے ہٹ گیا اور مسلمانوں نے ان کا پیچھا نہیں کیا۔ البتہ مشرکین کے لشکر میں سے دو شخص مقداد بن عمرو اور عتبہ بن غزوان عکرمہ بن ابوجہل کی کمان سے خود بخود بھاگ کر مسلمانوں کے ساتھ آملے اور لکھا ہے کہ وہ اسی غرض سے قریش کے ساتھ نکلے تھے کہ موقعہ پا کر مسلمانوں میں آملیں کیونکہ وہ دل سے مسلمان تھے مگر بوجہ اپنی کمزوری کے قریش سے ڈرتے ہوئے ہجرت نہیں کر سکتے تھے اور ممکن ہے کہ اسی واقعہ نے قریش کو بددل کر دیا ہو اور انہوں نے اسے بدفال سمجھ کر پیچھے ہٹ جانے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ تاریخ میں یہ مذکور نہیں ہے کہ قریش کا یہ لشکر جو یقیناً کوئی تجارتی قافلہ نہیں تھا۔“ تجارت کی آڑ میں یہ لوگ باقاعدہ لشکر بنا کر نکلے تھے، مسلح تھے۔ ”اور جس کے متعلق ابن اسحاق نے جمع عظیم (یعنی ایک بڑا لشکر) کے الفاظ استعمال کئے ہیں کسی خاص ارادہ سے اس طرف آیا تھا، لیکن یہ یقینی ہے کہ ان کی نیت بخیر نہیں تھی۔“ نیک نیت سے بہرحال وہ نہیں آئے تھے، حملہ کرنے آئے تھے اور اس لئے مسلمانوں نے بھی تیر اندازی کی۔ اور یقیناً اس سے یہ لگتا ہے کہ پہلی تیر اندازی بھی کافروں کی طرف سے ہوئی تھی۔ ”اور یہ خدا کا فضل تھا کہ مسلمانوں کو چوکس پا کر اور اپنے آدمیوں میں سے بعض کو مسلمانوں کی طرف جاتا دیکھ کر ان کو ہمت نہیں ہوئی اور وہ واپس لوٹ گئے اور صحابہ کو اس مہم کا یہ عملی فائدہ ہو گیا کہ دو مسلمان روحیں قریش کے ظلم سے نجات پا گئیں۔“

(سیرت خاتم النبیین ؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ ایم.اے، صفحہ 328-329)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی طرف سے ولید بن عتبہ سے مبارزت کی۔ احادیث میں آتا ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت بھی اس واقعہ کے متعلق اتری ہے۔ چنانچہ حضرت علی سے روایت ہے کہ آیت هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّهِمۡ ۔ (الحج:20) ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جنہوں نے بدر والے دن مبارزت کی یعنی حضرت حمزہ بن عبدالمطلب، حضرت علی بن طالب اور حضرت عبیدہ بن حارث اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 2، صفحہ 419، کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الحج، حدیث 3456، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ دو جھگڑالو ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔ پوری آیت اس طرح پہ ہے کہ هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّهِمۡ ۔ فَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ۔ یُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِیۡمُ (الحج:20)

یہ دو جھگڑالو ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔ پس وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کیلئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔ ان کے سروں کے اوپر سے سخت گرم پانی انڈیلا جائے گا۔

بہرحال اس مبارزت کی مزید تفصیل سنن ابوداؤد میں اس طرح بیان ہوئی ہے کہ حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ عتبہ بن ربیعہ اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور بھائی بھی نکلے اور پکار کر کہا کہ کون ہمارے مقابلے کیلئے آتا ہے؟ تو انصار کے کئی نوجوانوں نے اس کا جواب دیا۔ عتبہ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے بتا دیا کہ ہم انصار ہیں۔ عتبہ نے کہا کہ ہمیں تم سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ ہم تو صرف اپنے چچا کے بیٹوں سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حمزہ ؓ! اٹھو۔ اے علی! کھڑے ہو۔ اے عبیدہ بن حارث! آگے بڑھو۔ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہی حضرت حمزہ ؓ عتبہ کی طرف بڑھے اور میں شیبہ کی طرف بڑھا اور عبیدہ ؓ بن حارث اور ولید کے درمیان جھڑپ ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کو سخت زخمی کیا۔ پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو مار ڈالا اور عبیدہ کو ہم میدان جنگ سے اٹھا کے لے آئے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی المبارزۃ حدیث 2665)

مبارزت کے دوران عتبہ نے حضرت عبیدہ ؓ بن حارث کی پنڈلی پر کاری ضرب لگائی تھی جس سے ان کی پنڈلی کٹ گئی تھی۔ پھر آپ ؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھوایا اور جنگ بدر ختم ہونے کے بعد مقام صفرا، جو بدر کے نزدیک ایک مقام ہے وہاں آپ کا انتقال ہو گیا اور وہیں ان کو دفن کر دیا گیا۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 207-208، کتاب معرفۃ الصحابہ من مناقب عبیدہ بن الحارث ؓ، حدیث 4862، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (لغات الحدیث کتاب ”ص“، صفحہ 67، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

ایک روایت کے مطابق جب عبیدہ ؓ کی پنڈلی کٹ چکی تھی اور اس سے گودا بہہ رہا تھا۔ تب صحابہ حضرت عبیدہ ؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں شہید نہیں ہوں؟ جنگ میں زخمی ہوئے تھے۔ اُس وقت فوری طور پر شہید نہیں ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں، تم شہید ہو۔ ایک روایت کے مطابق جب حضرت عبیدہ ؓ بن حارث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زانوں پر ان کا سر رکھا پھر حضرت عبیدہ ؓ نے کہا کاش کہ ابو طالب آج زندہ ہوتے تو جان لیتے کہ جو وہ اکثر کہا کرتے تھے اس کا ان سے زیادہ مَیں حق دار ہوں۔ اور وہ یہ کہا کرتے تھے کہ

وَنُسۡلِمُهُ حَتّٰی نُصَرَّعَ حَوۡلَهُ وَنَذۡهَلَ عَنۡ اَبۡنَاءِنَا وَالۡحَلَائِلِ

کہ یہ جھوٹ ہے کہ ہم محمد ؐ کو تمہارے سپرد کر دیں گے۔ ایسا تبھی ممکن ہے کہ جبکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد سے پچھاڑ دیئے جائیں اور ہم اپنے بیوی بچوں سے بھی غافل ہو جائیں۔ یہ جذبات تھے ان لوگوں کے۔ شہادت کے وقت حضرت عبیدہ بن حارث کی عمر 63 سال تھی۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 3، صفحہ 208، کتاب معرفۃ الصحابہ من مناقب عبیدہ بن الحارث ؓ، حدیث 4863، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 547، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

ان چند صحابہ کا ذکر کرنے کے بعد اب میں ایک ہمارے انڈونیشیا کے ایک دیرینہ خادم، واقفِ زندگی، مبلغ سلسلہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گزشتہ دنوں جن کی وفات ہوئی۔ ان کا نام سیوطی احمد عزیز صاحب تھا۔

19 رنومبر کو ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ سیوطی صاحب دل کے شدید عارضے میں مبتلا تھے اور علاج کی غرض سے انہیں ربوہ بھجوایا گیا تھا جہاں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں ان کی ایک بڑی میجر (major) سرجری ہوئی اور کچھ دن بعد 19 رنومبر کو وہ صحت یاب نہیں ہو سکے اور وفات پا گئے۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ، چار بیٹے بیٹیاں اور دس پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں ہیں۔ ان میں سے چھ بچے وقف نو میں شامل ہیں۔

سیوطی عزیز احمد صاحب کی پیدائش 17 راگست 1944ء کو بونے (Bone) جنوبی سولا ویسی (South Sulawesi) میں ہوئی۔ انہوں نے جامعہ ربوہ میں ستمبر 1966ء سے لے کر اکتوبر 1971ء تک تعلیم حاصل کی۔ اپریل 1972ء کو بطور مرکزی مبلغ انڈونیشیا میں ان کی تقرری ہوئی۔ پھر 1985ء میں میدان عمل میں ہی ان کی کارکردگی اور کام دیکھ کر ان کو شاہد کی ڈگری بھی ملی۔ سن 2000ء میں انہیں حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ 1972ء سے 1979ء سات سال تک جنوبی سماٹرا (South Sumatra)، لامپونگ (Lampung)، جامبی (Jambi) اور بینکولو (Bengkulu) میں بطور مبلغ خدمت سرانجام دی۔ 1979ء سے 1981ء تک معلمین کلاس میں بطور استاد خدمت کی توفیق پائی۔ 1981ء میں جماعت پورووکیرتو (Purwokerto) میں بطور مبلغ تقرر ہوا۔ پھر 82ء میں معلمین و مبلغین کلاس میں بطور نائب ڈائریکٹر مامور ہوئے۔ 82ء سے 92ء تک جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے پرنسپل رہے۔ اس دوران انہیں 1985ء میں شاھد کی ڈگری دی گئی۔ 1992ء سے 2016ء بیس سال تک 'رئیس التبلیغ' رہے۔ 2016ء سے لے کر وفات تک بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ انڈونیشیا میں خدمت کی توفیق پائی۔

1973ء میں ان کی شادی مبلغ سلسلہ عبدالواحد صاحب سماٹری کی بیٹی عفیفہ صاحبہ سے ہوئی جو کہ مولانا عبدالباسط صاحب امیر جماعت انڈونیشیا کی بڑی بہن تھیں۔ ان سے سیوطی صاحب کے چار بچے مردیہ خالد، حارث عبدالباری، سعادت احمد اور الیتہ عطیۃ العلیم ہیں۔ عفیفہ صاحبہ کی 2009ء میں وفات ہوگئی تھی۔ اس کے بعد سیوطی صاحب نے ارینہ دامایتی صاحبہ سے شادی کی۔ ان سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے خاندان میں احمدیت کے نفوذ کے بارے میں ایک دفعہ ایم ٹی اے کو انٹرویو دیا تھا جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ میری اور میرے خاندان کی بیعت کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ میرے دادا نے یہ وصیت کی تھی کہ آخری زمانے میں امام مہدی آئے گا۔ اور جب وہ آئے تو تم سب اس کو قبول کر لینا۔ اس وصیت کو پورا کرنے کے لئے ہمارے خاندان نے دو دفعہ ہجرت کی۔ 1959ء میں ہمارے خاندان نے لامپونگ کی طرف ہجرت کی اور 1963ء میں ایک مبلغ مولانا زینی دھلان صاحب تبلیغ کے لئے لامپونگ آئے اور ہماری ملاقات ان سے ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ امام مہدی آ گیا ہے۔ کہتے ہیں پھر مَیں نے ان سے پوچھا کہ امام مہدی کے آنے کا کیا ثبوت ہے؟ انہوں نے ایک کتاب 'مسیح آخرالزمان کی صداقت' ہمیں دی اور ہمیں اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے لئے کہا۔ جب مَیں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو کہتے ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ امام مہدی جو آنے والا تھا وہ آ گیا اور وہ امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ غرض کہتے ہیں کہ 13 رفروری 1963ء کو 19 سال کی عمر میں مَیں نے اور میرے خاندان کے چالیس افراد نے مولانا زینی دھلان کے ذریعہ سے بیعت کی۔

پھر یہ مزید کہتے ہیں کہ 1963ء میں ربوہ سے وکیل التبشیر صاحب بانڈونگ (Bandung) آئے۔ اس وقت مَیں بھی وہاں تھا۔ جماعت کے پروگراموں کو دیکھ کر اور مبلغین سے مل کر مجھ پر جماعت کی سچائی مزید واضح طور پر ظاہر ہوگئی۔ پھر جامعہ میں داخلے کے بارے میں بتاتے ہیں کہ 1963ء میں مولانا ابوبکر ایوب صاحب جو اُس وقت جنوبی سماٹرا کے مبلغ تھے نومبائعین کی تربیت کیلئے ہمارے پاس لامپونگ آئے۔ اس دورہ کے بعد انہوں نے رئیس التبلیغ مولانا سید شاہ محمد جیلانی کو رپورٹ لکھی کہ لامپونگ میں بوگس (Bugis) قوم کے چند افراد نے بیعت کی ہے اور اب تک اس قوم سے کوئی مبلغ نہیں ہے جبکہ جاوا (javanese) اور سندا (Sundanese) قوم سے مبلغین ہیں۔ اور انہوں نے لکھا کہ مَیں نے وہاں پر تین ایسے نوجوان دیکھے ہیں جو ربوہ میں پڑھنے کیلئے بھیجے جا سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تین نوجوانوں میں سے ایک مَیں تھا۔ تو کہتے ہیں ہم تینوں کو جامعہ ربوہ بھجوانے کی سفارش کی گئی۔ ہمیں پاسپورٹ بنوانے کیلئے کہا گیا لیکن انڈونیشیا کے اس وقت سیاسی حالات اچھے نہیں تھے، پاسپورٹ نہیں بن سکا۔ پھر 1966ء میں رئیس التبلیغ مولانا امام الدین صاحب کے ساتھ پاکستانی ایمبیسی میں ویزا اپلائی کیا اور پندرہ منٹ کے اندر ویزا مل گیا۔ پھر کراچی پہنچے۔ کہتے ہیں ایک رات مَیں کراچی ٹھہرا۔ وہاں سے بذریعہ ٹرین ربوہ پہنچا اور پھر وہاں سے کہتے ہیں مَیں سٹیشن سے اترا پیدل جامعہ پہنچ گیا۔

کہتے ہیں جامعہ کے بہت سے طلباء نے میرا استقبال کیا۔ نیا ماحول تھا اور شروع شروع میں بڑی مشکل ہوئی لیکن پھر عادت پڑ گئی۔ تین دن بعد کہتے ہیں مجھے جامعہ میں داخلہ مل گیا۔ اساتذہ میں سے ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت ماسٹر عطا محمد صاحبؓ تھے۔ کہتے ہیں ربوہ میں قیام کے دوران میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی صحابہؓ سے ملاقات کی سعادت پائی اور ہمیشہ کسی صحابی سے ملنے کا موقع ڈھونڈھتا تھا اور ان سے باتیں کرتے ہوئے ان کے پیر دبایا کرتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ایک خوشگوار ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ خلیفہ منتخب ہوئے تو ہم نے آپ سے پہلی بار ملاقات کی اور حضور سے گلے ملے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہماری گال پر تھپکی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ انڈونیشیا سے آئے ہیں۔ تم سب دُور سے یہاں آئے ہو (جتنے foreign بچے تھے) اور تم میرے بچے ہو۔ کہتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا روحانی نور ہمیشہ ہمارے شامل حال رہا جس کی وجہ سے ہماری جتنی بھی مشکلات تھیں وہ سب آسان ہوگئیں۔ اور خلیفۃ المسیح الثالث نے جو کہا تھا کہ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو میرے پاس آنا، کہتے ہیں جب مَیں انڈونیشیا واپس جانے لگا تو واپسی سے پہلے حضور سے ملاقات کرنے گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پوچھا کہ آپ کو کیا چاہئے۔ میں نے کہا مجھے کچھ کتابیں چاہئیں۔ میں ایک دفتر میں گیا تھا لیکن مجھے ملی نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنی قلم سے ایک نوٹ لکھا کہ سیوطی کو کتابیں دے دیں۔ اس کے بعد کہتے ہیں مجھے روحانی خزائن کا مکمل سیٹ دیا گیا جو اب تک میرے پاس ہے اور جانے سے پہلے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے کافی دیر مجھے گلے لگایا اور میرے کان میں فرمایا کہ اپنے آقا کے ساتھ بے وفائی مت کرنا۔ یہ ہے میری نصیحت۔

ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ 1993ء میں امیر صاحب انڈونیشیا شریف احمد لُوبس صاحب نے عالمی بیعت کے پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے مجھے فلپائن بھیجا اور یہ کہا کہ یہ حضورؒ کا، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا حکم ہے تو کہتے ہیں کہ مَیں تو بہت کمزور ہوں، زبان بھی نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے۔ کہتے ہیں آپ کا یہی حکم ہے تو مَیں تیار ہوں۔ چنانچہ میں جماعتی سنٹر سے چلا گیا اور وہاں پہنچنے کے لئے منیلا (Manila) اور زمبوانگا (Zamboanga) سٹی سے ہو کر جانا پڑتا تھا۔ کہتے ہیں مَیں نے کھانا کھایا مجھے سخت ہیضہ کی تکلیف ہو گئی، پیٹ خراب ہو گیا۔ بڑی کمزوری ہو گئی۔ ایسی حالت میں مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر میں یہاں مر جاؤں تو یہاں تو کوئی مسلمان نہیں ہے جو میری نماز جنازہ پڑھائے گا۔ کہتے ہیں رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نرس یونیفارم پہنے ہوئے میرے پاس آئی ہے اور میرے سر پر ہاتھ پھرتے ہوئے پھونکا۔ اس وقت مجھے یہ محسوس ہوا کہ میرا جسم ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور وہ ٹھنڈک میرے پیروں کی انگلیوں سے نکلی ہے۔ کہتے ہیں صبح جب مَیں اٹھا تو بالکل ٹھیک تھا۔ چنانچہ میں تاوی تاوی (Tawi-Tawi) کی طرف روانہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین مہینے کے اندر وہاں 130 رافراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

عبدالباسط صاحب امیر جماعت انڈونیشیا لکھتے ہیں کہ سیوطی عزیز صاحب کو بہنوئی اور مبلغ کے طور پر بہت قریب سے دیکھا اور اچھی طرح دیکھنے کا موقع ملا۔ بڑی سادہ شخصیت کے مالک تھے۔ عاجزی اور انکساری کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ ہر حال میں صبر و تحمل کی مثال تھے۔ دعا گو، تہجد گزار، اللہ تعالیٰ پر انتہائی توکل کرنے والے۔ ان کو نظام خلافت اور خلفائے سلسلہ سے بڑا اخلاص اور والہانہ پیار اور محبت تھی۔ جماعتی کاموں کو اپنے ذاتی کاموں پر ہمیشہ ترجیح دیتے تھے۔ ایک کامیاب خادمِ سلسلہ تھے۔ جو بھی ذمہ داری، کام اور عہدہ موصوف کے سپرد کیا گیا بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ نبھاتے۔ خواہ وہ مبلغ کے طور پر ہو یا جامعہ کے استاد کے طور پر یا پرنسپل کے طور پر یا رئیس التبلیغ کے طور پر ایک واقف زندگی کیلئے ایک اعلیٰ نمونہ تھے اور مثال تھے۔

معصوم صاحب جو انڈونیشیا جامعہ کے نائب پرنسپل ہیں کہتے ہیں کہ سیوطی صاحب جامعہ میں درجہ خامسہ، رابعہ اور ثالثہ کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاتے تھے۔ درجہ مبشر میں کلام پڑھاتے تھے اور پڑھانے کیلئے انہوں نے کتاب عرفان الٰہی کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ جب بیماری کی وجہ سے ان کی صحت کمزور ہوگئی اور چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تو پھر آپ سے طلباء ان کے آفس میں آ کے پڑھا کرتے تھے۔ اور ربوہ جانے سے پہلے بھی 8 رنومبر کو انہوں نے آخری کلاس لی۔ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ جامعہ کو اب شاہد تک بڑھا دیا گیا ہے اور خلیفۃ المسیح نے اسے منظور کیا ہے اس لئے تم لوگوں نے خلیفۃ المسیح کی خواہشات کو پورا کرنا ہے اور بڑی محنت کرنی ہے۔

ان کی ایک بیٹی مردیہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ والد صاحب نے اپنی زندگی مکمل طور پر وقف کی تھی۔ اپنی زندگی جماعت کے کاموں میں صرف کی یہاں تک کہ ہم سیر کے لئے بھی بہت ہی کم کہیں گئے۔ لیکن ہم سمجھتے تھے کہ وقفِ زندگی کی یہی زندگی ہے، یہی انہوں نے اپنے بچوں کو بتایا کہ وقف زندگی کا کُل وقت جماعت کے لئے

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ (سورۃ البقرۃ:46)
اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

ہے۔ پھر یہ کہتی ہیں کہ تربیت کرنے میں والد صاحب کا یہ اصول تھا کہ زیادہ نصیحت نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے عمل سے عملی نمونہ دکھاتے تھے۔ پھر کہتی ہیں کہ جب میری والدہ بیمار ہوئیں تو صبر کے ساتھ ان کی خدمت کیا کرتے تھے اور گھر کا کام بھی خود کرتے تھے۔ رمضان کے دنوں میں سحری اور افطاری کی تیاری بھی خود کرتے تھے اور کبھی کسی سے نہیں کہتے تھے کہ میرے لئے فلاں کام کر دو۔ اپنے کام ہاتھ سے کرنے کی عادت تھی۔

ان کے بیٹے سعادت احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری تربیت بہت صبر سے کرتے تھے لیکن نماز کے معاملے میں آپ بہت تاکید کرتے تھے۔ بچپن میں جب نماز کا وقت ہوتا تو ہمیں مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کرتے۔ اگر میں مسجد میں نہیں ہوتا تو مجھے ڈھونڈتے اور پھر خود مسجد لے کے جاتے تھے۔ کہتے ہیں ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کبھی نماز نہ چھوڑنا۔ نماز کے ساتھ سنت بھی پڑھنا اور ہمیشہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہنا۔

ان کی بیٹی عطیۃ العلیم کہتی ہیں کہ والد صاحب ہمیشہ سچ بولتے تھے اور اپنے بچوں سے کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے چاہے مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔ تہجد کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ ہمیشہ مسجد میں جا کر نماز باجماعت پڑھتے تھے۔ بیماری کے علاوہ میں نے کبھی انہیں گھر میں فرض نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ان کی دوسری اہلیہ کہتی ہیں کہ انہوں نے ربوہ جانے سے پہلے مجھے اور بچوں کو کہا کہ میرا اہل، میرے گھر والے اور میرے وارث خلافت ہے اور میری زندگی اور موت جماعت کیلئے ہے۔ اس سال جرمنی کے جلسہ سالانہ پر بھی آئے، بڑی خواہش سے آئے۔ بچوں نے کہا بھی بیمار ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے خلیفۂ وقت سے ملنا ہے۔ اور آئے اور ملاقات بھی کی اور یہ ان کی آخری ملاقات تھی۔ وہاں جرمنی میں مجھ سے ملے تھے۔ یہ کہتی ہیں کہ بہترین خاوند تھے۔ مَیں نے اطاعت کی اہمیت آپ سے ہی سیکھی ہے۔ جماعت کے کاموں میں اپنی صحت اور طبیعت کی کبھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

سیوطی عزیز صاحب کے داماد زکی صاحب کہتے ہیں کہ 2005ء میں جب یہ خبر آئی کہ لوگ ہمارے مرکز پر حملہ کرنے والے ہیں تو ہم خدام کو حکم دیا گیا کہ مرکز کی حفاظت کیلئے آئیں۔ کہتے ہیں مَیں بھی وہاں تھا۔ سیوطی صاحب اس وقت رئیس التبلیغ تھے۔ مَیں نے دیکھا کہ آپ کبھی نہیں ڈرتے تھے اور بہادری کے ساتھ آدھی آدھی رات کو خدام کے پاس جا جا کر ملتے تھے اور خدام کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ کہتے ہیں میں نے ان میں خلافت سے بے انتہا محبت دیکھی۔ کہتے تھے کہ میں وقفِ زندگی ہوں اور جو بھی کرتا ہوں خلیفہ وقت کی منظوری سے اور انکے کہنے پہ کرتا ہوں۔ 2017ء میں آپ کو سٹروک ہوا اور کچھ عرصہ واضح بات نہیں کر پاتے تھے لیکن اسکے باوجود کتابوں کا مطالعہ جاری رکھا اور ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ کسی طرح جامعہ میں جا کر بچوں کو پڑھاؤں۔

احمد صاحب سیکرٹری تربیت لکھتے ہیں کہ کسی سے اچھا مشورہ ملتا تو بڑی عزت کے ساتھ بے تکلفانہ شکریہ ادا کرتے تھے اور جب بھی کسی کام میں مشکل پیش آتی تو بڑے اخلاص سے مشورہ مانگتے تھے۔ احمد نور صاحب مبلغ کہتے ہیں کہ ہمیشہ بڑی سادگی سے رہتے تھے لیکن بہت باوقار تھے۔ باوجود بڑی عمر کے جماعت کے کام میں ہمیشہ چست تھے گویا کہ آپ جوان ہی تھے۔ کہتے ہیں ان کی ایک نصیحت جو ہمیشہ خاکسار کو یاد رہتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کبھی منہ مت پھیرو۔ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ وہ اپنے بندے کی دعا کو کبھی ردّ نہیں کرتا۔ کہتے ہیں جب شاہد کلاس کے لئے انٹرویو ہوا تو آپ نے روتے ہوئے اور کانپتے ہوئے خاکسار کو یہ نصحت کی کہ اس وقف کو کبھی مت چھوڑنا۔ جو شخص اس وقف کو چھوڑتا ہے وہ بہت ہی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔

ایک بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ سیوطی صاحب کنداری (Kendari) تشریف لائے تو انہوں نے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایک مربی کو نظام جماعت کی پابندی کروانے میں بیرونی یا اندرونی مسائل کا سامنا ہو تو بے خوف آگے بڑھو اور یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے شامل حال ہو گی۔ لیکن اگر ذاتی خامیوں کی وجہ سے احباب جماعت کے اعتراض کا باعث بنیں تو اس کے لئے محاسبہ کرنا اور بہتری پیدا کرنا ضروری ہے۔ جماعتی کاموں میں فکر کی کوئی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ پر توکل کرو اور نیک نیتی سے کام کرو لیکن ذاتی برائیاں اگر ہیں تو ضرور اپنا محاسبہ کرو۔ خالد احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ جامعہ میں تعلیم کے دوران سیوطی صاحب روحانی اور اخلاقی لحاظ سے ہمارے لئے ایک روشن مثال تھے۔ آپ نماز باجماعت کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے۔ ہمیشہ وقت پر بلکہ بعض اوقات اس سے پہلے ہی نماز باجماعت کے لئے مسجد میں بیٹھے ہوتے تھے اور آخری ایام تک باوجود علالت کے نماز میں ہمیشہ آگے رہے۔

پھر مبلغ سلسلہ ہاشم صاحب لکھتے ہیں کہ جامعہ میں سیوطی عزیز صاحب سے علم الکلام پڑھنے کی سعادت ملی۔ ان کی عادت تھی کہ پڑھانے کے دوران طلباء سے سوال و جواب کرتے تھے اور طلباء کی جانب سے جوابات کو بہت سراہتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے ہم سے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل کیا ہے۔ کہتے ہیں ہم نے ایک ایک کر کے قرآن کریم کی آیات اور احادیث کے حوالے دے کر اس سوال کا جواب دیا۔ انہوں نے ہمارے جوابات سن کر کہا کہ صداقت کی سب سے بڑی دلیل جو ہے وہ میں ہی ہوں یعنی ہر احمدی کو اپنے آپ کو صداقت کی دلیل سمجھنا چاہئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ لوگ اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ ہم میں سے ہر ایک اس جماعت کی سچائی کا ثبوت ہو۔ یہ ان کا تربیت کا انداز تھا کہ اگر آپ مکمل طور پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر عمل کریں گے تو آپ اس سلسلہ کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل بنیں گے۔ یہ ان کا تربیت کا انداز تھا۔ خطبات بڑے غور سے سنتے تھے۔ پھر میرے خطبات جو سنتے تھے ان خطبات پر وہ طلباء سے پوائنٹس ڈسکس کرتے تھے، یقینی بناتے تھے کہ انہوں نے نوٹس لئے ہیں اور ہمیشہ یہ دیکھتے تھے کہ خلیفہ وقت کے پیغام کو سمجھا بھی ہے کہ نہیں اور ہمیشہ خلافت کی اطاعت کے بارے میں تلقین کرتے رہے۔

شمسوری محمود صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ سیوطی صاحب ایک کامیاب واقف زندگی تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے خاکسار کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ زندگی وقف کرنے کے بعد غافل نہیں رہنا۔ وقف سے الگ ہونا اپنے آپ کو جماعت سے نکالنے کے مترادف ہے۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ پھر انہوں نے اس فقرے کو دہرایا جب آپ یہ کہہ رہے تھے تو ان کی آنکھیں سرخ تھیں، آنکھوں میں آنسو تھے۔

یوسف اسماعیل صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ جب مجھے ریجنل مبلغ بنایا گیا تو میں آپ سے ملاقات کیلئے گیا، سیوطی صاحب رئیس التبلیغ تھے تو یوسف صاحب نے انہیں پوچھا کہ مجھے کیوں ریجنل مبلغ مقرر کیا گیا ہے کیونکہ میرے اندر تو بہت سی کمزوریاں ہیں اور کم تجربہ کار ہوں۔ ریجنل مبلغ کے لائق نہیں ہوں۔ بڑے بڑے تجربہ کار ہیں ان کو بنائیں۔ اس سوال کے جواب میں آپ نے بڑی سادگی سے اور سیدھا جواب دیا کہ یہ آپ کو کس نے کہا ہے کہ آپ لائق ہیں اس لئے آپ کو ریجنل مبلغ بنایا جا رہا ہے۔ آپ کو تو یہ ذمہ داری اس لئے دی گئی ہے تاکہ آپ سیکھ سکیں، کام سیکھیں، ذمہ داری کا احساس پیدا ہو۔ پھر کہنے لگے کہ ہم تو کمزور بندے ہیں کچھ نہیں کر سکتے لیکن اگر ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق ہو تو ہر معاملے میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔ بس یہ ہمیشہ ذہن میں رکھو چاہے تم ریجنل مبلغ ہو یا عام مبلغ ہو اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق رکھنا ہے تبھی تمہیں کامیابیاں ملیں گی اور آسانیاں پیدا ہوں گی۔

ایم.ٹی.اے کے جنرل مینیجر ہیں اخاء نور صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ بہت مشکل درپیش تھی۔ مَیں نے آپ کو دعا کا پیغام بھیجا۔ اس وقت تو کوئی جواب نہیں دیا پھر کسی سے آپ نے میرا فون نمبر مانگا۔ کہتے ہیں اگلے روز میری ملاقات ان سے ہوگئی تو آپ نے پہلا یہ سوال کیا کہ مجھے تو تم نے دعا کیلئے لکھا ہے، کیا اپنی مشکل کیلئے تم نے خلیفہ وقت کو بھی دعا کیلئے لکھا ہے؟ جب میں نے بتایا کہ دعا کیلئے لکھا ہے تو پھر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ یہی طریق ہونا چاہئے اور کہتے ہیں کہ اس وقت بھی ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ کے لہجے سے خلافت سے گہری محبت جھلک رہی تھی۔

اسی طرح مختلف مواقع پر جب بھی خلافت سے تعلق کا ذکر ہوتا آپ انتہائی جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ربوہ میں وفات ہوئی تھی ان کا جسد خاکی پاکستان سے 23 رنومبر کو انڈونیشیا پہنچا اور 24 رنومبر کو ان کی تدفین مرکز پارونگ (Parung) میں مقبرہ موصیان میں عمل میں آئی۔ احباب جماعت کی بڑی تعداد جنازے میں شامل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی اولاد اور آئندہ نسلوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا) نمازوں کے بعد میں ان کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (سورۃ البقرۃ:279)

اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

Prop. AFZAAL A SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (سورۃ البقرۃ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

خطبہ جمعہ

’’ہمیشہ انجام بخیر ہونے کی دعا مانگنی چاہئے‘‘

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبید بن زید انصاری، حضرت زاھر بن حرام الاشجعی، حضرت زید بن خطاب حضرت عبادہ بن خشخاش اور حضرت عبداللہ بن جدّ، حضرت حارث بن اوس بن معاذ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

سلطنتِ اسلامیہ کے خلاف عہد شکنی، تحریکِ جنگ، فتنہ انگیزی، فحش گوئی، سازش قتل وغیرہ کی کارروائیوں میں ملوّث یہودی سردار کعب بن اشرف کے قتل کا تذکرہ اور معترضین کے اعتراضات کے جوابات

’’اللہ تعالیٰ اسلام کو ان فتنوں سے بچائے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہادی کو جو اسلام کی احیائے نو کے لئے آیا ہے ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07 ردسمبر 2018ء بمطابق 07 رفتح 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج جن صحابہ کا ذکر ہوگا ان میں پہلا نام حضرت عبیدؓ بن زید انصاری کا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عجلان سے تھا اور غزوۂ بدر اور اُحد میں انہوں نے شرکت کی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 448 عبید بن زیدؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت مُعاذ بن رِفاعَہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں اپنے بھائی حضرت خَلّاد بن رافع کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لاغر سے اونٹ پر سوار ہو کر بدر کی طرف نکلا۔ ہمارے ساتھ عُبید بن زید بھی تھے۔ یہاں تک کہ ہم بَرید مقام پر پہنچے جو رَوْحاء کے مقام سے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا۔ پہلے بھی یہ کچھ واقعہ اس دوسرے صحابی کے واقعہ میں بیان ہو چکا ہے۔ تو کہتے ہیں ہمارا اونٹ بیٹھ گیا۔ مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ تیری خاطر نذر مانتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ پہنچ جائیں تو ہم اس کو قربان کر دیں گے۔ کہتے ہیں ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہمارے پاس سے ہوا۔ آپؐ نے ہم سے پوچھا کہ تم دونوں کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے ساری بات بتائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رکے۔ آپؐ نے وضو فرمایا اور پس خوردہ پانی میں لعابِ دہن ڈالا۔ پھر آپؐ کے حکم سے ہم نے اونٹ کا منہ کھول دیا۔ آپؐ نے اونٹ کے منہ میں کچھ پانی ڈالا پھر اس کے سر پر، اس کی گردن پر، اس کے شانے پر، اس کی کوہان پر، اس کی پیٹھ پر اور کچھ پانی اس کی دُم پر ڈالا۔ پھر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! رافع اور خَلّاد کو اس پر سوار کر کے لے جا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے۔ ہم بھی چلنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مَنْصَف کے مقام کے شروع میں پا لیا۔ وہاں پہنچ گئے اور اُن سے مل گئے۔ ہمارا اونٹ قافلے میں سب سے آگے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیکھا تو مسکرا دیئے۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر پہنچ گئے اور بدر سے واپسی پر بھی کہتے ہیں کہ جب ہم مُصَلّٰی کے مقام پر پہنچے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا اور پھر میرے بھائی نے اس کو ذبح کر دیا اور اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔ تو اس میں ان کے ساتھ حضرت عبید بن زید بھی شامل تھے۔ (اسد الغابہ جلد دوم صفحہ 181 معاذ بن رفاعہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)، (امتاع الاسماع جلد اوّل صفحہ 93 باب خبر العیر الذی برک دار الکتب العلمیہ بیروت 1999ء)، (کتاب المغازی للواقدی جلد اول صفحہ 39 بدر القتال مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2013ء)

حضرت زَاھِر بن حَرَام الاَشْجَعیؓ ایک صحابی تھے۔ یہ بھی بدری صحابی ہیں۔ ان کا تعلق اَشْجَع قبیلہ سے تھا۔ غزوۂ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ بادیہ نشینوں میں یعنی گاؤں کے رہنے والے جو تھے ان میں ایک آدمی تھا جن کا نام زَاھِرؓ تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دیہات کی سوغاتیں ساتھ لایا کرتے تھے اور جب وہ جانے لگتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو کافی مال و متاع دے کر روانہ فرماتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اِنَّ زَاھِرًا بَادِیَتُنَا وَ نَحْنُ حَاضِرُوْہُ کہ زَاھِرؓ ہمارے بادیہ نشین دوست ہیں اور ہم ان کے شہری دوست ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت رکھتے تھے۔ حضرت زاھرؓ معمولی شکل و صورت کے مالک تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ حضرت زاھرؓ بازار میں اپنا کچھ سامان فروخت کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پیچھے سے انہیں اپنے سینے سے لگا لیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آ کر ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت زاھرؓ حضور کو دیکھ نہیں پا رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو! لیکن جب انہوں نے مڑ کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ جب حضرت زاھرؓ نے آپؐ کو پہچان لیا، ذرا سا مڑ کے دیکھا تو جھلک نظر آ گئی ہوگی۔ پہچاننے کا یہ مطلب ہے کہ ذرا سا مڑ کے دیکھا تو احساس ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں تو اپنی کمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک سے ملنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاحاً کہنا شروع کر دیا کہ کون اس غلام کو خریدے گا۔ حضرت زاھرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تب تو آپؐ مجھے گھاٹے کا سودا پائیں گے۔ مجھے کس نے خریدنا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک تم گھاٹے کا سودا نہیں ہو۔ یا فرمایا کہ اللہ کے حضور تم بہت قیمتی ہو۔ (اسد الغابہ جلد نمبر 2 صفحہ 98)، (استیعاب جلد 2 صفحہ 509 زاھر بن حرامؓ دار الجیل بیروت 1992ء)، (الشمائل المحمدیہ للترمذی صفحہ 143 باب ما جاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دلداری کا یہی واقعہ ایک جگہ بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اسی طرح ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک غریب صحابی جو اتفاقی طور پر بدصورت بھی تھے سخت گرمی کے موسم میں اسباب اٹھا رہے ہیں اور ان کا تمام جسم پسینہ اور گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی سے ان کے پیچھے چلے گئے اور جس طرح بچے کھیل میں چوری چھپے دوسرے کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ وہ اندازہ سے بتائے کہ کس نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا ہے اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دئے۔ اس نے آپ کے ملائم ہاتھوں کو ٹٹول کر سمجھ لیا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو محبت کے جوش میں اس نے اپنا پسینہ سے بھرا ہوا جسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے ساتھ ملنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے اور آخر آپ نے فرمایا۔ میرے پاس ایک غلام ہے کیا اس کا کوئی خریدار ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! میرا خریدار دنیا میں کون ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ خدا کے حضور تمہاری بڑی قیمت ہے۔‘‘ (سیر روحانی صفحہ 489 مطبوعہ قادیان 2005ء)

بس عجیب قسم کی محبتوں کے فیض پائے ان لوگوں نے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اِنَّ لِکُلِّ حَاضِرَۃٍ بَادِیَۃٌ وَبَادِیَۃُ اٰلِ مُحَمَّدٍ زَاھِرُ بْنُ الْحَرَامِ یعنی ہر شہری کا کوئی نہ کوئی دیہاتی تعلق دار ہوتا ہے اور آل محمد کے دیہاتی تعلق دار زاھر بن حرام ہیں۔ زاھر بن حرام بعد میں کوفہ منتقل ہو گئے تھے۔

(استیعاب جلد دوم صفحہ 509 زاھر بن الحرامؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت زید بن خطاب ہے۔ آپ حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی تھے اور حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے سے قبل اسلام لے آئے تھے۔ یہ ابتدائی ہجرت کرنے والوں میں سے بھی تھے۔ غزوۂ بدر میں، احد میں، خندق میں، حدیبیہ میں اور بیعت رضوان سمیت غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی مؤاخات حضرت مَعْن بن عَدِی کے ساتھ کروائی تھی۔ یہ دونوں اصحاب جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 288 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)، (استیعاب جلد دوم صفحہ 550 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

غزوۂ احد کے دن حضرت عمرؓ نے حضرت زیدؓ کو اللہ کی قسم دے کر فرمایا (حضرت زیدؓ حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی تھے، ان کو کہا) کہ میری زرہ پہن لو۔ حضرت زیدؓ نے کچھ دیر کے لئے زرہ پہن لی۔ جنگ کے وقت پھر اتار دی۔ حضرت عمرؓ نے زرہ اتارنے کی وجہ پوچھی تو حضرت زیدؓ نے جواب دیا کہ میں بھی اسی شہادت کا خواہش مند ہوں جس کی آپ کو تمنا ہے اور دونوں نے زرہ کو چھوڑ دیا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 289 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں اسی میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے جس پر تم ان کو معاف نہ کرنا چاہو تو اے اللہ کے بندو! انہیں بیچ دیا کرو اور انہیں سزا نہ دیا کرو۔ جنگ یمامہ میں جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑے تو حضرت زید بن خطاب بلند آواز میں پکارنے لگے، یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ساتھیوں کے بھاگ جانے پر معذرت کرتا ہوں اور مسیلمہ کذّاب اور مُحَکَّم بن طُفَیل نے جو کام کیا ہے اس سے تیرے حضور اپنی براءت ظاہر کرتا ہوں۔ پھر آپؓ جھنڈے کو مضبوطی سے پکڑ کر دشمن کی صفوں میں آگے بڑھ کر اپنی تلوار کے جوہر دکھانے لگے یہاں تک کہ آپؓ شہید ہو گئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 288 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

جب حضرت زیدؓ شہید ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ زید پر رحم کرے۔ میرا بھائی دو نیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گیا یعنی اسلام قبول کرنے میں بھی مجھ سے پہلے اس نے اسلام قبول کیا اور شہید بھی مجھ سے پہلے ہو گیا۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ الا بن حجر عسقلانی جلد 4 صفحہ 500 ذکر زید بن الخطّاب)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے مُتَمِّمؓ بن نُوَیرَۃ کو اپنے بھائی مالکؓ بن نُوَیرَۃ کی یاد میں مرثیہ کہتے سنا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر میں بھی تمہاری طرح اچھے شعر کہتا ہوتا تو میں اپنے بھائی زیدؓ کی یاد میں ایسے ہی شعر کہتا جیسے تم نے اپنے بھائی کے لئے کہے ہیں تو مُتَمِّمؓ بن نُوَیرَۃ نے کہا کہ اگر میرا بھائی بھی اسی طرح دنیا سے گیا ہوتا جیسے آپ کا بھائی گیا تو مَیں کبھی اس پر غمگین نہ ہوتا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آج تک کبھی کسی نے مجھ سے ایسی تعزیت نہیں کی جیسی تم نے کی۔ (استیعاب جلد دوم صفحہ 553 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

اس واقعہ کی ایک اور تفصیلی روایت بھی ملتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت مُتَمِّمؓ بن نُوَیرَۃ سے فرمایا کہ تمہیں اپنے بھائی کا کس قدر سخت رنج ہے۔ انہوں نے اپنی ایک آنکھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میری یہ آنکھ اسی غم میں ضائع ہوئی ہے۔ مَیں اپنی صحیح آنکھ کے ساتھ اس قدر رویا کہ ضائع ہونے والی آنکھ نے بھی آنسو بہانے میں اس کی مدد کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ ایسا شدید رنج ہے کہ کسی نے اپنے ہلاک ہونے والے کے لئے اتنے شدید غم کا اظہار نہ کیا ہوگا۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ زید بن خطاب پر رحمت کرے۔ اگر میں شعر کہنے کی طاقت رکھتا تو میں بھی ضرور حضرت زیدؓ پر اسی طرح روتا جس طرح تم اپنے بھائی پر روتے ہو۔ حضرت مُتَمِّمؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین! اگر میرا بھائی جنگِ یمامہ میں اسی طرح شہید ہوتا جس طرح آپ کے بھائی شہید ہوئے ہیں تو مَیں کبھی اس پر نہ روتا۔ یہ بات حضرت عمرؓ کے دل کو لگی اور اپنے بھائی کی طرف سے آپ کو تسلی ہو گئی۔ حضرت عمرؓ کو اپنے بھائی کی جدائی کا بہت غم تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب بادِ صبا چلتی ہے تو میرے پاس زیدؓ کی خوشبو لاتی ہے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 289 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

مسیلمہ کذّاب کے ساتھیوں میں سے رَجَّال بن عُنْفُوَۃ حضرت زَیدِ بن خَطَّاب ہی کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ ایک روایت میں رَجَّال بن عُنْفُوَۃ کا نام نَہَار بھی آیا ہے۔ یہ وہ شخص تھا جس نے اسلام قبول کیا۔ ہجرت کی اور قرآن کا قاری تھا۔ پھر مسیلمہ کے ساتھ شامل ہو گیا۔ (اس لئے ہمیشہ انجام بخیر ہونے کی دعا مانگنی چاہئے۔) اور اسے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انہوں نے تمہیں نبوت میں شریک کر لیا ہے۔ یہ بَنُو حَنِیفَہ کے لئے سب سے بڑا فتنہ تھا۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وفد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ہمارے ساتھ رَجَّال بن عُنْفُوَۃ بھی تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں ایک شخص ہے جس کی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر آگ میں ہوگی یعنی کہ وہ آگ میں ہوگا۔ وہ ایک قوم کو گمراہ کرے گا۔ پھر میں اور رَجَّال بن عُنْفُوَۃ باقی بچے۔ میں ہمیشہ اس بارے میں ڈرتا تھا یہاں تک کہ رَجَّال بن عُنْفُوَۃ مُسَیلِمہ کذاب کے ساتھ نکلا اور اس نے اس کی نبوت کی گواہی دی۔ یہ رَجَّال بن عُنْفُوَۃ جنگِ یمامہ میں قتل ہوا اور حضرت زیدِ بن خَطّاب نے اسے قتل کیا۔ (استیعاب جلد دوم صفحہ 552-551 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

حضرت زیدِ بن خَطّاب کو ابو مریم الحنفی نے شہید کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ابو مریم سے جب اس نے اسلام قبول کر لیا تھا کہا کہ کیا تم نے زیدؓ کو شہید کیا تھا۔ اس نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے حضرت زیدؓ کو میرے ہاتھوں عزت بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں رسوا نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے ابو مریم سے فرمایا کہ تمہاری رائے میں اس روز جنگ یمامہ میں مسلمانوں نے تمہارے کتنے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ ابو مریم نے کہا کہ چودہ سو یا کچھ زائد۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بِئْسَ الْقَتْلٰی۔ کہ یہ کیا ہی برے مقتولین ہیں۔ ابو مریم نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے باقی رکھا یہاں تک کہ میں نے اس دین کی طرف رجوع کیا جو اس نے اپنے نبی اور مسلمانوں کے لئے پسند فرمایا۔ حضرت عمرؓ، ابو مریم کی اس بات سے بہت خوش ہوئے۔ ابو مریم بعد میں بصرہ کے قاضی بھی بنے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ جلد نمبر 2 صفحہ 121 ذکر زید بن الخطاب۔ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)، (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 288-289 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عُبَادہؓ بن خَشْخَاش ہے۔ حضرت عُبَادہؓ بن خَشْخَاش کا نام واقدی نے عَبْدَہ بن حَسْحَاس بیان کیا ہے جبکہ ابنِ مَنْدَہ نے آپ کا نام عُبَادہؓ بن خَشْخَاش عَنْبَرِی بیان کیا ہے۔ بہر حال ان کا تعلق قبیلہ بَلِّی سے تھا۔ حضرت مُجَذَّرُ بن ذِیَاد کے چچا زاد بھائی تھے اور ان کی والدہ کی طرف سے بھی بھائی تھے۔ آپ بَنُو سَالِم کے حلیف تھے۔ (اسد الغابہ جلد نمبر 3 صفحہ 53 عُبَادہؓ بن خَشْخَاش)

حضرت عُبَادہؓ بن خَشْخَاش غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ آپؓ نے قیس بن سائِب کو غزوۂ بدر میں قید کیا تھا۔ حضرت عُبَادہؓ بن خَشْخَاش غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور آپؓ کو حضرت نُعمان بن مالک اور حضرت مُجَذَّرُ بن ذِیَاد کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا گیا۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 157 عبادہ بن الخشخاشؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)، (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 513 عبدہ بن الحسحاسؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہوگا۔ ان کا نام حضرت عبداللہ بن جَدّ ہے۔ ان کے والد کا نام جدّ بن قیس تھا۔ ان کی کنیت ابو وَہْب تھی۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو سلمہ سے تھا جو انصار کا ایک قبیلہ تھا۔ حضرت معاذ بن جبل والدہ کی طرف سے آپؓ کے بھائی تھے۔ حضرت عبداللہ بن جدّ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 430 عبداللہ بن الجدؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)، (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 196 عبداللہ بن الجدؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جدّ کے والد ابو وہب سے کہا کہ ابو وہب کیا تم اس سال ہمارے ساتھ جنگ کے لئے نکلو گے؟ ابو وہب نے کہا کہ آپؐ مجھے اجازت دیں اور فتنہ میں مبتلا نہ کریں۔ مَیں نہیں جا سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو اس نے بہانہ کیا، عجیب بہانہ ہے کہ میری قوم جانتی ہے کہ مَیں عورتوں کا بہت دلدادہ ہوں۔ اگر میں بنو اصفر یعنی رومیوں کی عورتوں کو دیکھوں گا تو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کرتے ہوئے اسے اجازت دے دی۔ ٹھیک ہے، بہانہ بنا رہے ہو، چھٹی دے دی، نہ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن جدّ کو یہ پتہ لگا تو اپنے والد کے پاس آئے، اور ان سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا کیوں انکار کیا ہے؟ اللہ کی قسم آپ تو بنو سلمہ میں سب سے زیادہ مالدار ہیں اور آج موقع ہے کہ اس میں حصہ لیں۔ نہ آپ خود غزوہ کے لئے نکلتے ہیں نہ ہی کسی کو سواری مہیا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے بیٹے! اب یہاں بیٹے کے سامنے ایک اور بہانہ ہے اور وہی حقیقت ہے کہ میرے بیٹے میں کیوں اس گرمی اور تنگی کے موسم میں بنو اصفر کی طرف نکلوں۔ اللہ کی قسم میں تو خُربیٰ (جہاں بنو سلمہ کے گھر تھے) میں موجود اپنے گھر میں بھی ان کے خوف سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ رومیوں کا بڑا خوف تھا، ڈر تھا۔ یہ بزدل آدمی تھے۔ تو کیا میں ان کے خلاف جاؤں اور ان کے خلاف جنگ میں شامل ہوں۔ اے بیٹے اللہ کی قسم! میں تو گردش زمانہ سے خوب آگاہ ہوں۔ مجھے پتہ ہے حالات کیا ہوتے ہیں، آج کچھ ہیں کل کچھ ہیں۔ ان کی یہ باتیں سن کر حضرت عبداللہ اپنے والد سے سختی سے پیش آئے اور کہا کہ اللہ کی قسم آپ میں تو نفاق پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن میں نازل کرے گا جسے سب پڑھ لیں گے، اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ آپ منافقین میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ کے والد نے اس پر اپنا جوتا اتار کر ان کے منہ پر مارا۔ عبداللہ وہاں سے چلے گئے اور اپنے والد سے بات نہیں کی۔

(کتاب المغازی للواقدی جلد دوم صفحہ 381 غزوۂ تبوک دار الکتب بیروت 2004ء)، (وفاءُ الوفاء جلد 4 صفحہ 67 مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ پشاور)

جَدّ بن قیس جو حضرت عبداللہ کے والد تھے، ایک جگہ اُسد الغابہ میں لکھا ہے کہ ان کے بارے میں نفاق کا گمان کیا گیا ہے۔ یہ حدیبیہ میں شریک تھے مگر جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو اس وقت یہ بیعت میں بھی شامل نہیں ہوئے۔ اور کہا جاتا ہے کہ بعد میں انہوں نے توبہ کر لی تھی اور ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ہوئی۔ (اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 521 جد بن قیسؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے یہ حضرت حارث بن اوس بن معاذ ہیں۔ آپؓ قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو‘‘ (بیہقی فی شعب الایمان)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی‘‘ (صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

معاذ کے بھتیجے تھے۔ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اٹھائیس سال کی عمر میں غزوۂ احد میں شہید ہوئے لیکن بعض دوسری روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپؓ غزوۂ احد میں شہید نہیں ہوئے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں غزوۂ خندق کے موقع پر لوگوں کے قدموں کی پیروی کرتے ہوئے نکلی۔ میں نے اپنے پیچھے سے زمین کی آہٹ سنی۔ پلٹ کر دیکھا تو حضرت سعد بن معاذ تھے اور آپ کا بھتیجا حارث بن اوس بھی ہمراہ تھا جو اپنی ڈھال اٹھائے ہوئے تھا۔ یہ روایت اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ آپ احد کے بعد بھی زندہ رہے۔ (اسد الغابہ جلد 1 صفحہ 589 حارث بن اوس بن معاذؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)، (مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 256 حدیث عائشہؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت حارثؓ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپؓ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور اس حملے کے دوران آپ کے پاؤں پر زخم لگا اور خون بہنے لگا۔ صحابہ آپ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب قتل کعب بن الاشرف۔ حدیث نمبر 4037)، (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 334 وابن اخیھما الحارث بن اوسؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

کعب بن اشرف وہ شخص تھا جو مدینہ کے سرداروں میں سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے میں شامل تھا لیکن معاہدہ کر کے بعد میں اس نے فتنہ پھیلانے کی کوشش کی اور اس کے قتل کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ بہرحال اس موقع پر ان کے زخمی ہونے کا جو واقعہ ہے اس کی شرح عمدۃ القاری میں مزید تفصیل یہ ہے کہ محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جب کعب بن اشرف پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا تو ان کے ایک ساتھی حضرت حارث بن اوس کو تلوار کی نوک لگی اور وہ زخمی ہو گئے، اپنے ساتھیوں کی تلوار کی نوک سے زخمی ہوئے تھے۔ چنانچہ آپؓ کے ساتھی انہیں اٹھا کر تیزی سے مدینہ پہنچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن اوس کے زخم پر اپنا لعاب لگایا اور اس کے بعد انہیں تکلیف نہیں ہوئی۔ (عمدۃ القاری جلد 17 صفحہ 179 کتاب المغازی باب قتل کعب بن الاشرف مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

کعب بن اشرف کا قتل کیوں کیا گیا، اس کی تھوڑی سی تفصیل ایک موقع پر پہلے بھی مَیں نے بیان کی تھی۔ مزید تفصیل جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھی ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ بعض باتیں وہی ہیں کہ کعب گو مذہباً یہودی تھا، لیکن دراصل یہودی النسل نہ تھا، بلکہ عرب تھا۔ اس کا باپ اشرف بنونَبہان کا ایک ہوشیار اور چلتا پُرزہ آدمی تھا جس نے مدینہ میں آکر بنونضیر کے ساتھ تعلقات پیدا کئے پھر ان کا حلیف بن گیا۔ آخر اس نے اتنا اقتدار اور رسوخ پیدا کر لیا کہ قبیلہ بنونضیر کے بڑے رئیس ابورافع بن ابی الحُقَیق نے اپنی لڑکی اس کو رشتہ میں دے دی۔ اسی لڑکی کے بطن سے کعب پیدا ہوا جس نے بڑے ہو کر اپنے باپ سے بھی بڑھ کر رتبہ حاصل کیا حتیٰ کہ بالآخر اسے یہ حیثیت حاصل ہو گئی کہ تمام عرب کے یہودی اسے اپنا سردار سمجھنے لگ گئے۔ کعب ایک وجیہہ اور شکیل شخص ہونے کے علاوہ قادر الکلام بھی تھا۔ بہت اچھی تقریر کر لیا کرتا تھا، بہت اچھا بولتا تھا۔ اور شاعر بھی تھا اور انتہائی دولت مند آدمی بھی تھا اور اپنی قوم کے علماء اور دوسرے ذی اثر لوگوں کو اپنی مالی فیاضی سے اپنے ہاتھ کے نیچے رکھتا تھا۔ مگر اخلاقی نقطۂ نگاہ سے وہ ایک نہایت گندے اخلاق کا آدمی تھا۔ خفیہ چالوں اور ریشہ دوانیوں کے فن میں اسے کمال حاصل تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ میں ہجرت کی تو کعب بن اشرف نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر اس معاہدے میں شرکت اختیار کی۔ یہ لمبی تفصیل انہوں نے لکھی ہوئی ہے۔ میں بعض جگہ سے کچھ مختصر بیان کروں گا۔ بہرحال اس معاہدے میں شرکت کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان باہمی دوستی اور امن اور امان اور مشترکہ دفاع کے متعلق تحریر کیا گیا تھا۔ مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں بغض اور عداوت کی آگ سلگنے لگی۔ معاہدے میں شامل تو وہ ہو گیا لیکن دل میں اس کے فتور تھا، نفاق تھا اور دشمنی تھی، کینہ اور بغض تھا اور اس کی وجہ سے اس کی آگ میں وہ جل رہا تھا اور اس بغض اور کینہ کی وجہ سے اس نے خفیہ چالوں اور مخفی ساز باز سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت شروع کر دی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ کعب ہر سال یہودی علماء و مشائخ کو بہت سی خیرات دیا کرتا تھا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد یہ لوگ اپنے سالانہ وظائف لینے کے لئے اس کے پاس گئے تو اس نے باتوں باتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اپنی مذہبی کتابوں کی بنا پر تمہاری کیا رائے ہے کہ یہ شخص سچا ہے کہ نہیں؟ انہوں نے کہا کہ بظاہر تو یہ وہی نبی معلوم ہوتا ہے جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے۔ اس جواب پر کعب جو بغض اور کینہ رکھتا تھا بگڑ گیا اور ان کو بڑا سخت برا بھلا کہا اور جو خیرات انہیں دیا کرتا تھا، جو وظیفہ لگا یا ہوا تھا وہ نہ دیا۔ یہودی علماء کی جب روزی بند ہو گئی تو پھر یہ کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ کعب کے پاس گئے اور کہا کہ ہمیں علامات کے سمجھنے میں غلطی لگ گئی تھی۔ ہم نے غور کیا ہے، اصل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی نہیں ہیں جن کا وعدہ دیا گیا تھا۔ بہرحال اس جواب سے کعب کا مطلب تو حل ہو گیا اور اس نے خوش ہو کر ان کو خیرات کر دی، اُن کا بھی مطلب حل ہو گیا۔ تو بہرحال یہ تو ایک مذہبی مخالفت تھی، حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ نے صحیح لکھا ہے کہ مذہبی مخالفت تھی اور یہ مذہبی مخالفت کوئی ایسی قابل اعتراض بات نہیں ہے کہ جس پر کوئی انتہائی قدم اٹھایا جائے یا کعب کو زیر الزام سمجھا جائے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس کے بعد کعب کی مخالفت زیادہ خطرناک صورت اختیار کر گئی اور آخر جنگ بدر کے بعد تو اس نے ایسا رویہ اختیار کیا جو سخت مفسدانہ اور فتنہ انگیز تھا اور مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک حالات پیدا ہو گئے تھے۔ پہلے تو کعب یہ سمجھتا تھا کہ مسلمان کا ایمان کا جوش یہ عارضی چیز ہے اور ختم ہو جائے گا اور وہ واپس اپنے مذہب کی طرف آجائیں گے لیکن جب جنگ بدر میں غیر معمولی فتح نصیب ہوئی اور قریش کے اکثر سردار مارے گئے تو پھر اس کو فکر پیدا ہوئی اور پھر اس نے اپنی پوری کوشش اسلام کے مٹانے اور تباہ و برباد کرنے میں صرف کرنے کا تہیہ کیا۔ اس کے دلی بغض وحسد کا سب سے پہلا اظہار بدر کے موقع پر ہی ہوا جب لوگوں نے آکر کہا کہ مکہ کے کفار پر ہماری فتح ہوئی ہے تو اس نے بڑا کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے اور یہ غلط خبر ہے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ ذکر ہوا ہے کہ یہ خبر سچی ثابت ہونے کے بعد اس کا غیض وغضب اَور زیادہ بھڑک اٹھا۔ اس کے بعد جب جنگ بدر کی فتح کے بعد مسلمان واپس آگئے تو اس نے مکہ کا سفر کیا اور وہاں جا کر مکہ والوں کو اپنی چرب زبانی، اپنی باتوں اور اپنی تقریروں اور شعروں کے ذریعہ سے قریش کے دلوں کی سلگتی ہوئی آگ جو مسلمانوں کے خلاف تھی اس کو اَور تیز کیا اور بھڑکانے کی کوشش کی اور ان کے دل میں مسلمانوں کے خون کی نہ بجھنے والی پیاس پیدا کر دی۔ اور ان کے سینے جذبات اور انتقام سے سخت بھر دیئے۔ جب کعب کی اشتعال انگیزی سے ان کے احساسات میں ایک انتہائی درجہ کی تیزی پیدا ہو گئی، بجلی پیدا ہو گئی تو اس نے ان کو خانہ کعبہ کے صحن میں لے جا کر کعبہ کے پردے ان کے ہاتھ میں دے دیئے اور ان سے قسمیں لیں کہ جب تک اسلام اور بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے ملیا میٹ نہ کر دیں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ کہتے ہیں کہ اس کی ان باتوں سے مکہ میں آتش فشاں کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ پھر اس نے دوسرے قبائل کا رخ کیا اور ہر قوم میں جا کے مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا اور مسلمان خواتین پر بھی تشبیب کی یعنی اپنے جوش دلانے والے اشعار میں نہایت گندے اور فحش طریق پر مسلمان خواتین کا ذکر کیا حتیٰ کہ خاندان نبوت کی مستورات کو بھی ان اوباشانہ اشعار کا نشانہ بنایا اور اپنے شعروں کا بڑا چرچا کروایا۔ آخر اس نے انتہا یہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش کی اور آپؐ کو کسی دعوت وغیرہ کے بہانے سے اپنے مکان پر بلا کر چند نوجوان یہودیوں سے آپؐ کو قتل کروانے کا منصوبہ بنایا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے وقت پر اطلاع ہو گئی اور یہ سازش کامیاب نہیں ہوئی۔

جب نوبت یہاں تک آ گئی اور کعب کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، تحریک جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازش قتل کے الزامات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس بین الاقوام معاہدہ کی رو سے جو آپؐ کے مدینہ میں تشریف لانے کے بعد مدینہ کے لوگوں میں ہوا تھا، مدینہ کی جمہوری سلطنت قائم ہوئی تھی اور آپؐ اس کے صدر اور حاکمِ اعلیٰ بنے تھے۔ آپؐ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کعب بن اشرف اپنی کارروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اپنے صحابیوں کو ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ لیکن چونکہ اس وقت کعب کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے مدینہ کی فضا ایسی ہو رہی تھی کہ اگر اس کے خلاف باضابطہ طور پر اعلان کر کے اسے قتل کیا جاتا تو خطرہ تھا کہ مدینہ میں خانہ جنگی نہ شروع ہو جائے اور پھر پتہ نہیں کتنا کشت وخون ہو اور اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ اور فتنے اور فساد اور کشت وخون کو روکنے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ خاموش طریقے سے اس کا قتل کیا جائے اور اس کے لئے آپؐ نے یہ ڈیوٹی قبیلہ اَوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہ کے سپرد فرمائی اور انہیں یہ بھی تاکید فرمائی کہ جو بھی طریق اختیار کریں قبیلہ اَوس کے رئیس سعد بن معاذ کے مشورہ سے اس پر عمل کریں۔ تو محمد بن مسلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خاموشی سے قتل کرنے کے لئے تو کوئی بات عذر وغیرہ بنانا پڑے گا جس کی مدد سے کعب کو اس کے گھر سے نکال کر قتل کیا جا سکے تو آپؐ نے فرمایا اچھا، (ٹھیک ہے۔ جو بھی تم نے طریق اختیار کرنا ہے کرو۔) چنانچہ محمد بن مسلمہ نے سعد بن معاذ کے مشورہ سے ابونائلہ اور دو تین اور صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے مکان پر پہنچے اور ان سے کہا کہ ہمارے صاحب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے صدقہ مانگا ہے۔ آجکل ہم تنگ حال ہیں تم ہمیں کچھ قرض دے سکتے ہو؟ یہ سن کے وہ بڑا خوش ہوا اور کہنے لگا کہ وہ دن دور

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

''ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔'' (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

''جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا''

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

نہیں کہ جب تم اس شخص سے بیزار ہو جاؤ گے اور اسے چھوڑ دو گے۔ تو محمد نے جواب دیا کہ خیر ہم تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اختیار کر چکے ہیں، اور اب ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس سلسلہ کا انجام کیا ہوتا ہے۔ مگر تم بتاؤ کہ قرض دو گے کہ نہیں؟ کعب نے کہا ہاں میں دے دوں گا مگر کچھ چیز رہن رکھو۔ انہوں نے کہا کیا چیز؟ تو اس بدبخت نے پہلی بات یہ کہی کہ اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ دو۔ ان کو غصّہ تو بہت آیا کہ تمہارے جیسے آدمی کے پاس ہم اپنی عورتیں رکھ دیں۔ اس نے کہا اچھا پھر بیٹے دے دو۔ انہوں نے کہا یہ بھی ممکن نہیں ہے۔ ہم سارے عرب کا طعن اپنے سر پر نہیں لے سکتے۔ اگر تم مہربانی کرو تو اپنے ہتھیار تمہارے پاس رہن رکھ دیتے ہیں۔ تو کعب اس پر راضی ہو گیا۔ محمد بن مسلمہ اور اس کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ دے کر واپس چلے گئے اور جب رات ہوئی تو یہ لوگ کھلے طور پر اپنے ہتھیار لے کر آئے۔ اس کو بلایا، گھر سے باہر لے کر آئے، اس پر قابو پا لیا اور پھر انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ جب قتل کیا تو اس وقت حضرت حارث کا جو ذکر آ رہا ہے وہ زخمی ہو گئے تھے، ان کو اپنے لوگوں کی تلوار لگ گئی تھی۔ اور پھر جب اس کو قتل کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس قتل کی اطلاع دی۔

جب صبح اس کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو شہر میں بڑی سنسنی پھیل گئی۔ سب یہودی جوش میں آ گئے۔ دوسرے دن یعنی اگلے دن صبح یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف اس طرح قتل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا، انکار نہیں کیا نہ یہ کہا کہ اچھا مجھے نہیں پتہ، کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ پھر آپؐ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی، تحریک جنگ، فتنہ انگیزی، فحش گوئی، سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے۔ تب ان کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ ان کو پتہ لگ گیا کہ ہاں بات تو حقیقت ہے اور یہی اس کی سزا ہونی چاہئے تھی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں چاہئے کہ کم از کم آئندہ کے لئے امن اور تعاون کا معاہدہ کرو اور عداوت اور فتنہ و فساد کا بیج نہ بوؤ۔ چنانچہ یہود کی رضامندی کے ساتھ آئندہ کے لئے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا اور یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن و امان کے ساتھ رہنے اور فتنہ و فساد کے طریقوں سے بچنے کا از سرِ نو وعدہ کیا اور یہ عہد نامہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپردگی میں دے دیا گیا۔ تاریخ میں کسی بھی جگہ مذکور نہیں کہ اس کے بعد یہودیوں نے کبھی کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کر کے مسلمانوں پر الزام عائد کیا ہو کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے تھے کہ کعب اپنی مستحق سزا کو پہنچا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ مغربی مؤرخین بعد میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ناجائز قتل کروایا اور یہ غلط چیز تھی۔ تو وہ لکھتے ہیں کہ یہ ناجائز قتل نہیں تھا۔ کیونکہ کعب بن اشرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقاعدہ امن کا معاہدہ کر چکا تھا اور مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنا تو درکنار رہا اس نے اس بات کا عہد کیا تھا کہ وہ ہر بیرونی دشمن کے خلاف مسلمانوں کی مدد کرے گا اور مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے گا۔ اس نے اس معاہدے کی رو سے یہ بھی تسلیم کیا تھا کہ جو رنگ مدینہ میں جمہوری سلطنت کا قائم کیا گیا ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدر ہوں گے اور ہر قسم کے تنازعات وغیرہ میں آپؐ کا فیصلہ سب کے لئے واجب القبول ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اسی معاہدے کے ماتحت یہودی لوگ اپنے مقدمات وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور آپؐ ان میں احکام جاری فرماتے تھے۔ اب ان حالات کے ہوتے ہوئے کعب نے تمام عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھا، پیچھے کر دیا، چھوڑ دیا۔ مسلمانوں سے بلکہ حق یہ ہے کہ حکومت وقت سے غداری کی۔ یہاں مسلمانوں سے غداری کا سوال نہیں اس نے حکومت وقت سے غداری کی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سربراہ حکومت تھے اور مدینہ میں فتنہ و فساد کا بیج بویا اور ملک میں جنگ کی آگ مشتعل کرنے کی کوشش کی اور مسلمانوں کے خلاف قبائل عرب کو خطرناک طور پر ابھارا اور مسلمانوں کی عورتوں پر اپنے جوش دلانے والے اشعار میں تشبیب بھی کہی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے کئے۔ یہ سب کچھ ایسی حالت میں کیا کہ مسلمان پہلے سے ہی جو چاروں طرف سے مصائب میں گرفتار تھے ان کے لئے سخت مشکل حالات پیدا کر دیئے اور ان حالات میں کعب کا جرم بلکہ بہت سے جرموں کا مجموعہ ایسا نہ تھا کہ اس کے خلاف کوئی تعزیری قدم نہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ یہ قدم اٹھایا گیا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آجکل مہذب کہلانے والے ممالک میں بغاوت اور عہد شکنی اور اشتعال جنگ اور سازش قتل کے جرموں میں مجرموں کو قتل کی سزا دی جاتی ہے پھر اعتراض کس چیز کا۔

اور پھر دوسرا سوال قتل کے طریق کا ہے کہ اس کو خاموشی سے کیوں رات کو مارا گیا؟ تو اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ عرب میں اس وقت کوئی باقاعدہ سلطنت نہیں تھی۔ ایک سربراہ تو مقرر کر لیا تھا، لیکن صرف اسی کا فیصلہ نہیں ہوتا تھا بلکہ اگر اپنے اپنے فیصلے کرنا چاہے تو ہر شخص اور ہر قبیلہ آزاد اور خود مختار بھی تھا۔ مجموعی طور پر مشترکہ فیصلے ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور اگر اپنے طور پر قبیلوں نے کرنے ہوتے تو وہ بھی ہوتے تھے۔ تو ایسی صورت میں وہ کون سی عدالت تھی جہاں کعب کے خلاف مقدمہ دائر کر کے باقاعدہ قتل کا حکم حاصل کیا جاتا۔ کیا یہود کے پاس شکایت کی جاتی جن کا وہ سردار تھا اور جو خود مسلمانوں سے غداری کر چکے تھے، آئے دن فتنے کھڑے کرتے رہتے تھے؟ اس لئے یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ یہود کے پاس جایا جاتا۔ قبائل سُلَیم اور غطفان سے دادرسی چاہی جاتی جو گزشتہ چند ماہ میں تین چار دفعہ مدینہ پر چھاپہ مارنے کی تیاری کر چکے تھے؟ وہ بھی ان کے قبیلے تھے تو ظاہر ہے کہ ان سے بھی کوئی انصاف نہیں ملنا تھا۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ اس وقت کی حالت پر غور کرو اور پھر سوچو کہ مسلمانوں کے لئے سوائے اس کے وہ کون سا راستہ کھلا تھا کہ جب ایک شخص کی اشتعال انگیزی اور تحریک جنگ اور فتنہ پردازی اور سازش قتل کی وجہ سے اس کی زندگی کو اپنے لئے اور ملک کے امن کے لئے خطرہ پاتے ہوئے خود حفاظتی کے خیال سے موقع پا کر اسے قتل کر دیتے کیونکہ یہ بہت بہتر ہے کہ ایک شریر اور مفسد آدمی قتل ہو جاوے بجائے اس کے کہ بہت سے پُرامن شہریوں کی جان خطرے میں پڑے اور ملک کا امن برباد ہو۔ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ فتنہ جو ہے وہ قتل سے بڑا ہے۔

بہر حال اس معاہدے کی رو سے جو ہجرت کے بعد مسلمانوں اور یہود کے درمیان ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک معمولی شہری کی حیثیت حاصل نہیں تھی بلکہ آپؐ اس جمہوری سلطنت کے صدر قرار پائے تھے جو مدینہ میں قائم ہوئی تھی اور آپؐ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جملہ تنازعات اور امور سیاسی میں جو فیصلہ مناسب خیال کریں صادر فرمائیں۔ پس اگر آپؐ نے ملک کے امن کے مفاد میں کعب کی فتنہ پردازی کی وجہ سے اسے واجب القتل قرار دیا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی اس لئے تیرہ سو سال کے بعد اسلام پر اعتراض کرنے والوں کا یہ اعتراض جو ہے بالکل بودا ہے کیونکہ اس وقت تو یہودیوں نے آپؐ کی بات سن کے اس پہ کوئی اعتراض نہیں کیا اور کبھی بھی اعتراض نہیں کیا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 467 تا 473)

تو یہ تھی اس کی حالت اور بہر حال یہ ذکر ہوا تھا حضرت حارث بن اوس بن معاذؓ کا کہ یہ بھی اس قتل میں شامل تھے، اس ٹیم میں جو اس کے قتل کے لئے بھیجی گئی تھی اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا اسلام پر شدت پسندی کے الزامات لگتے ہیں وہ سب الزامات بھی غلط تھے۔ وہ اس بات کا حق دار تھا کہ اس کو سزا دی جاتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سربراہ حکومت کی حیثیت سے اسے سزا دی۔ آج انہی کے واقعات پہ ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسلام کو بھی ان فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آجکل مسلمانوں کی یہی حالت ہے کہ بجائے اس کے کہ ان پرانی باتوں سے تاریخ سے سبق لیں خود فتنوں میں پڑے ہوئے ہیں اور خود فتنوں کی وجہ بن رہے ہیں حکومتوں کے اندر بھی اور مسلمان حکومتیں بھی۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان فتنوں سے بچائے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہادی کو جو اسلام کی احیائے نو کے لئے آیا ہے ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

"تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا"
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 200)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

"نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی
صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے"
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 3)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

"اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ"
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 108)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

"جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی"
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

● حضور انور کا امن کا پیغام بہت شاندار تھا، گو کہ میں کیتھولک ہوں، لیکن حضور انور کے ایک ایک لفظ سے اتفاق کرتی ہوں، میں یقین سے کہتی ہوں کہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے، اسلام خدمتِ انسانیت کا درس دیتا ہے، ہمسایوں کے حوالہ سے حضور انور کا پیغام بہت ہی ضروری ہے۔

● حضور انور نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہم آپ لوگوں کے آنسو پونچھیں گے، کتنے لوگ ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں، یہ بہت حیرت انگیز تھا، میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکی، میں نے کوئی رہنما ایسا نہیں دیکھا، چاہے کوئی سیاسی لیڈر ہو، مذہبی ہو، یا کوئی بھی، ہمارے پاس ایسا کوئی لیڈر نہیں، حضور کی موجودگی میں ایک عجیب سکون ہے، میرا یقین کریں، یہ بہت عجیب احساس ہے، آپ نے مجھے یقین دلا دیا ہے کہ آپ میری پریشانی اور ضرورت کے وقت میرے ساتھ ہوں گے، میری بہت ہی خوش قسمتی ہے کہ میں یہاں آئی ہوں۔

مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سُن کر مہمانوں کے ایمان افروز تأثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

19 اکتوبر 2018ء (بروز جمعہ)

(بقیہ رپورٹ)

مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کے خطاب کے بعد مہمانوں کے تأثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

☆فلاڈلفیا شہر کے میئر Jim Kenney نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا جماعت کے افراد سے دو سال قبل رابطہ ہوا تھا۔ اس وقت یہ تعمیر ابتدائی مراحل میں تھی۔ اب یہ بہت عمدہ اور خوبصورت عمارت بن چکی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی انوسٹمنٹ ہے۔ یہ جگہ بہت ہی مناسب ہے۔ میں جماعت کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ خدمت کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم سب اور اس شہر کے باسیوں کو یہی خدمت چاہئے۔ اگر اس مسجد میں آنے والے ہمارے آس پاس کے پڑوس میں لوگوں کو ان کے بچوں کو اچھا شہری بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور ان میں احساسِ ذمہ داری اور سنجیدگی قائم کردیں تو یہ ہمارے شہر اور اس علاقہ کیلئے ایک بہت بڑی تبدیلی ہوگی۔

حضور انور سے مل کر بہت اچھا لگا۔ آپ ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ آپ وسیع النظر ہیں۔ حضور کی موجودگی کا احساس ہی ہمیں یہ باور کرواتا ہے کہ یہ کتنی عظیم شخصیت ہیں اور اسی وجہ سے اللہ نے انہیں اس عظیم مقام کیلئے چُنا ہے۔ حضور انور سے ملاقات بہت شاندار رہی۔ آپ نے فلاڈلفیا کے حالات اور حکومت کے حوالہ سے سوال کئے۔ آپ نے یہاں کی انڈسٹری اور درآمدات کے حوالہ سے پوچھا۔ زراعت کے حوالہ سے بات ہوئی۔ تو آپ کو ہماری فکر تھی۔ میئر اور کونسل کے اختیارات کے حوالہ سے بات ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ تمام بات چیت بہت ہی دلچسپ رہی۔

اس ملک میں مذہبی آزادی ہے۔ یہاں کئی مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ میں ذاتی طور پر ایک خدا پر یقین رکھتا ہوں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم سب مل کر معاشرہ کی بہتری کیلئے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔ میرا خیال ہے کہ خدا ہم سے یہی چاہتا ہے۔ یہاں پر آپ لوگوں نے بہت بڑی انوسٹمنٹ کی ہے، میرا خیال ہے کوئی چھ سات ملین ڈالر کی۔ یہ ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ایک روشن مثال ہے۔ مسلمان ایک دوسرے کی مدد کرنے میں بہت سخی ہیں۔ آپ لوگوں میں دوسروں کی مدد کا جذبہ بہت مثالی ہے۔

حضور انور کا پیغام بہت ہی شاندار ہے۔ یہ امن، پیار اور محبت ہی ہے، جس کے ذریعہ سے ہم مل کر ترقی کر سکتے ہیں اور اس شہر کو مزید بھائی چارہ میں بڑھا سکتے ہیں۔ حضور انور کے پیغام سے میں بہت متأثر ہوا ہوں۔ حضور انور بہت وسیع النظر ہیں، بہت شفیق اور بنی نوع انسان کی مدد کرنے والے انسان ہیں۔ بہت متأثر کُن شخصیت ہے۔

☆کانگریس مین Dwight Evans نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور نے امن قائم کرنے کے حوالہ سے بہت ہی عمدہ پیغام دیا ہے۔ بدقسمتی سے ہم امریکہ میں ایک تاریک دور سے گزر رہے ہیں اور ایسے دور میں یہ پیغام بہت شاندار تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کمیونٹی نہ صرف امریکہ بلکہ تمام دنیا کیلئے کتنی اہم ہے۔ بطور کانگریس مین مَیں حضور انور کو دلی خوش آمدید کہتا ہوں۔

ہمیں مستقبل میں امید اور امن چاہئے۔ فلاڈلفیا کی مذہبی آزادی کے حوالہ سے ایک اہمیت ہے اور یہ مکقام آپ لوگوں کی مسجد کیلئے ایک شاندار مقام ثابت ہوگا۔ میں دل کی گہرائیوں سے حضور انور کو اور آپ کی جماعت کو اس مسجد کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور بطور یوایس کانگریس مین میں یہ کہتا ہوں کہ میں ہر وقت آپ اور آپ کی جماعت کے ساتھ کھڑا ہوں۔ حضور انور سے ملاقات بہت دلچسپ رہی۔ خوراک کے حوالہ سے بات ہوئی۔ میرا تعلق چونکہ زراعت سے ہے اسلئے فوڈ پالیسی پر بات ہوئی۔ عالمی سطح پر یہ معاملہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ حضور انور سے اس حوالہ سے بات کر کے بہت خوشی ہوئی۔

☆اس پروگرام میں ایک جج Harry Schwartz بھی شامل ہوئے تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہاں مدعو کئے جانا میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ بہت سے احمدیوں سے ملاقات ہوئی ہے۔ میں اس جماعت سے 25 سال سے واقف ہوں۔ کئی سال سے یہاں کے لوکل صدر میرے اچھے دوست اور ہمسایہ ہیں۔ کئی مرتبہ ان سے ڈنر پر مختلف مسائل پر بات ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کیلئے مل بیٹھنا بہت ضروری ہے۔ حضور انور کی شخصیت بہت شاندار ہے۔ آپ نے کئی جگہوں کا دورہ کیا ہے اور خطاب کیا ہے۔ حضور انور کا محبت، ہم آہنگی اور مل بیٹھنے کا پیغام اگر سمجھ لیا جائے تو میرے خیال میں ہم سب بہت بہتر حالت میں ہوں۔

☆فلاڈلفیا پولیس ڈیپارٹمنٹ سے ایک کیپٹن بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: مجھے یہاں کیپٹن کے طور پر کام کرتے ہوئے دو سال ہوئے ہیں اور اس مسجد کی تعمیر سات سال پر محیط رہی ہے۔ ہمارے یہاں مختلف کمیونٹیز کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ یہ مسجد اس کمیونٹی کا ایک نیا رُخ ہے۔ میں دیگر پولیس کے افراد کے ساتھ یہاں اس لئے آیا ہوں کہ میں اپنی طرف سے یکجہتی کا اظہار کروں کہ ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں اور اسلام اور یہاں کے مقامی افراد کے درمیان پُل کا کام کررہے ہیں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ مسجد یہاں رہنے والوں کیلئے کیا آفر کرتی ہے اور اس میں پولیس اپنا کیا مثبت کردار ادا کرسکتی ہے۔ ہم دیگر کمیونٹیز کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں اور اسی طرح مسجد کے ساتھ بھی کام کریں گے۔ اس مسجد کیلئے جب بھی ہمیں بلایا گیا ہے ہم نے بھرپور تعاون کیا ہے۔ یہاں کی جماعت کی انتظامیہ بہت قابل ہے، ہمیں تو کچھ بھی نہیں کرنا پڑا۔ مقامی لوگوں سے رابطوں وغیرہ میں یہاں کی جماعت نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔

☆ایک خاتون نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے حضور انور کو بہت ہی منکسر المزاج پایا ہے۔ آپ کا بولنے کا انداز بہت نرم ہے۔ ہر ایک سے ملنے میں آپ بہت مہربان ہیں۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو ان میں ایک دکھاوا آجاتا ہے۔ حضور انور کی ذات اس سے بالکل پاک ہے۔ آپ کی ذات میں بہت عاجزی پائی جاتی ہے۔

☆ایک افریقن امریکن نومسلم عبدالعزیز نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہاں مسجد کی بہت ضرورت تھی۔ یہ بہت اچھا سنٹر بن گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ماحول کو بہتر کرنے کیلئے دس سال لگتے ہیں۔ میں نے دو سال میں معاشرہ بہتر ہوتا دیکھا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر لگن ہو تو اکٹھے مل کر یہ کام کیا جاسکتا ہے۔ حضور انور نے جو فرمایا ہے یہی وقت کی ضرورت ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز پیغام ہے۔ آپ کی ہر بات دل کو لگتی ہے۔

☆ایک افریقن امریکن خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا (یہ اپنے چرچ کی ٹرسٹی بھی ہیں) یہاں پر ہم دیگر مسلمان تنظیموں سے بھی رابطے کرتے ہیں لیکن رابطوں میں احمدیوں سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ یہ خود آگے بڑھ کر رابطے کرتے ہیں اور تعلقات استوار کرتے ہیں۔ یہ ہمیں اپنے پروگراموں میں مدعو کرتے ہیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ اسلام کے بارے میں سیکھ سکیں۔ میں ایک عرصہ سے احمدیہ جماعت سے رابطہ میں ہوں۔ یہ شاندار عمارت اس جماعت میں ایک بہت اچھا اضافہ ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہر ایک کو مدعو کیا گیا ہے، ہر ایک اس مسجد میں آسکتا ہے۔ آپ لوگوں کا ماٹو 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' بہت شاندار ہے۔ یہ بہت گہرا سبق ہے۔ یہ ہمارے نوجوانوں کو سکھاتا ہے کہ باہمی محبت کتنی ضروری ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ مسجد ایک بہت حسین اضافہ ہے۔

☆ایک افریقن امریکن خاتون حبیبہ مسلمہ صاحبہ نے کہا: اس علاقہ میں مسجد کا اضافہ بہت ہی اچھا اقدام ہے۔ اس سے ہمیں اکٹھے ہونے کا ایک مقام مل گیا ہے۔ ایسی عمارتیں تو بہت ہوتی ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ کیا آپ ہر ایک کو کمیونٹی سنٹر میں کھلے دل سے قبول کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ یہاں ہر ایک کو کھلے دل سے خوش آمدید کہا گیا ہے۔ یہی اصل اسلام ہے اور یہی احمدیوں کی نمایاں خصوصیت ہے۔ حضور انور کی تقریر بہت اچھی تھی۔ اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ امید ہے کہ ہم اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں گے۔ حضور انور کی شخصیت سے عاجزی جھلکتی ہے۔ اگر حضور انور کے ارشادات پر عمل کریں تو ہم یقیناً صراطِ مستقیم پر رہیں۔

☆ایک مسلم خاتون حانیہ اور ان کی والدہ بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ کہتی ہیں کہ حضور انور کو

دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ایک دوسرے سے مل کر بہت سی اچھی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ مسجد کی تعمیر بہت ہی اچھا اقدام ہے۔ جو پیغام آپ لوگوں نے دیا ہے اس کے ذریعہ سے اسلام کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا۔ بہت خوشی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کا ایک اور سنٹر بن گیا ہے۔ لوگوں میں اسلام کے خلاف تعصب پایا جاتا ہے، جو کہ سراسر غلط ہے۔ حضور انور کا پیغام بہت مضبوط تھا۔ میں امید کرتی ہوں کہ حضور انور کا پیغام زیادہ سے زیادہ پھیلے اور امریکہ کے لوگ اسلام کی حقیقت جانیں۔ آپ لوگوں کا بہت شکریہ، یہاں آکر بہت اچھا لگا۔

☆ایک لوکل کونسلر بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: حضور انور کا امن کا پیغام بہت ہی ضروری تھا۔ خاص کر موجودہ حالات کے تناظر میں یہ پیغام اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ میرے لئے یہاں آنا بہت اعزاز کی بات ہے۔ میں نے اس مسجد کو اپنے سامنے تعمیر ہوتے دیکھا ہے۔ یہاں اس مسجد کا قیام اس علاقہ کیلئے بہت ہی برکت کا باعث ہے۔ حضور انور نے جو یہ پیغام دیا ہے کہ آپ لوگ ہمسایوں کی ضرورت میں ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے، میرے خیال میں صرف یہاں فلاڈلفیا میں ہی نہیں تمام امریکہ میں اس پیغام کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے جو یہاں کے باسیوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے اور امید کا اظہار کیا ہے، میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ شہر بھائی چارہ کا شہر ہے اور یہ اس پیغام اور اس امید پر پورا اتریں گے۔

☆ایک غیر احمدی امام بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ یہ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میرا احمدیوں سے پہلا تعلق جماعت کی جانب سے کئے گئے قرآنِ کریم کے ترجمہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ یہ ترجمہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ حضور انور کا پیغام بہت ہی شاندار تھا۔ میں حضور انور سے سو فیصدی اتفاق کرتا ہوں۔ یہی ہمارا مشن اور ہمارا مقصد ہے۔ ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کا معیارِ زندگی بڑھانے کیلئے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ہم نے مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیغام کو پھیلانا ہے۔

☆ ایک فلسطینی مسلمان خاتون بھی اس پروگرام میں شامل تھیں۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: یہاں مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔ یہ بہت خوبصورت مسجد ہے۔ مجھے آج آپ لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور انور کا پیغام بہت اہم تھا۔ میرا تعلق فلسطین کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے ہے۔ وہ حقیقی تعلیمات جو میں نے بچپن میں سیکھی ہیں، وہ آج حضور انور کے خطاب میں دیکھنے کو ملی ہیں۔ یہی حقیقی اسلام ہے، جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ ہم جس بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں، ہمارا فرض ہے کہ امن کیلئے متحد ہو کر کام کریں۔ حضور انور کی امن کیلئے خدمات بہت شاندار ہیں۔ ہمسایوں کا خیال رکھو، مختلف رنگوں، فرقوں، مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں اور ہمیں بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کیلئے متحد ہونا چاہئے، یہ ایک شاندار پیغام تھا۔ آپ نے حقیقی رنگ میں تمام مسلمان کمیونٹیز کی نمائندگی کی ہے۔

☆ ایک سکول کی ڈائریکٹر خاتون بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ یہ کہتی ہیں کہ میرے لئے یہاں آنا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں چار پانچ سال سے اس کی تعمیر کا انتظار کر رہی تھی، بالآخر یہ ایک بہت خوبصورت مسجد بن گئی ہے۔

☆ایک مہمان نے کہا: ہمارے معاشرے کیلئے سب سے اہم چیز اتحاد ہے۔ یہی ہم لوگوں کو سمجھاتے رہتے ہیں کہ ایک ہوں۔ الگ الگ ہونے میں نقصان ہے۔ حضور انور کے اس پیغام کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور ہر وقت اسی ایک پیغام کا پرچار کرتے رہنا چاہئے۔ سب سے ضروری چیز یہی ہے۔

☆ایک خاتون ٹیچر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہاں آکر مجھے ایسا لگا کہ جیسے میں اپنے گھر میں ہوں۔ حضور انور کا پیغام، امن کا پیغام بہت شاندار تھا۔ گو کہ میں کیتھولک ہوں، لیکن حضور انور کے ایک ایک لفظ سے اتفاق کرتی ہوں۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے۔ اسلام خدمتِ انسانیت کا درس دیتا ہے۔ میری سٹوڈنٹ ماریہ عرفان نے مجھے دعوت دی ہے، میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے اتنے اچھے پروگرام میں بلایا ہے۔ ہمیں مل کر معاشرے کی بہتری کیلئے کام کرنا ہے۔ ہمسایوں کے حوالہ سے حضور انور کا پیغام بہت ہی ضروری ہے۔ بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ یہ باتیں تو معلوم ہیں، لیکن ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی نہ کوئی توجہ دلائے اور جب اتنی عظیم شخصیت توجہ دلائے تو ایک نئی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔

☆ایک آرکیٹیکٹ Richard نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔ میں حضور انور کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے جو امن کا پیغام دیا ہے، یہ بہت ہی شاندار ہے۔ آجکل کے حالات کی وجہ سے اس پیغام کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ میرے لئے یہ پیغام اور بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ میرا تعلق فلاڈلفیا سے ہی ہے۔ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ بالآخر یہ جگہ لوگوں سے بھر گئی ہے۔ میں شروع سے اس عمارت سے وابستہ رہا ہوں، یہ عمارت میرے سامنے بنی ہے، خوشی ہے کہ اب یہ کاغذات سے نکل کر حقیقت کا روپ دھار چکی ہے۔ ہر آرکیٹیکٹ کیلئے آخری پروڈکٹ دیکھنا بہت بڑی خواہش ہوتی ہے، چاہے وہ گھر ہو، کوئی میوزیم ہو یا کوئی عبادت کی جگہ۔ مجھے آج اس عمارت کو دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے، یہ میرے لئے ایک بہت خوبصورت انعام ہے۔ اب یہ ڈیزائن کے فیز سے نکل کر عملی شکل میں آچکی ہے اور اب یہ معاشرے میں ایک مثبت کردار ادا کرتی رہے گی۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں اس عظیم عمارت کی تعمیر کا حصہ رہا ہوں۔

☆ایک پروفیسر جو اپنی یونیورسٹی کی پریذیڈنٹ کی نمائندگی کر رہے تھے، اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میرے لئے یہ بہت ہی شاندار موقع تھا۔ میں نے یہ بات نوٹ کی کہ جیسے ہی حضور ہال میں تشریف لائے ایک عجیب سا سکون محفل پر طاری ہوگیا۔ میں بالکل حضور کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اور حضور کے بھائی جو یہاں امیر ہیں، ان کے بھی قریب تھا۔ یہ قرب ایسا تھا کہ جیسے میں جنت میں ہوں۔ اس قرب میں بہت جلال اور مضبوطی تھی۔ حضور کا طرز کلام ایسا دل نشیں ہے کہ ہر لفظ روح میں اُترتا معلوم ہوتا تھا۔ مجھے یہ بھی موقع ملا کہ میں حضور سے مختصر سی بات کر سکوں۔ میں نے حضور کو بتایا کہ میں کبابیر بھی گیا ہوں اور وہاں پر بھی حیفا میں جماعت کی مسجد دیکھی ہے اور احمدیہ جماعت سے ملا ہوں۔ یہ میرے لئے بہت اچھا تجربہ تھا۔ میں جرمن لٹریچر کا پروفیسر ہوں۔ میں نے حضور سے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ میں حضور کے اگلے جلسہ جرمنی میں بھی شامل ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی جب حضور نے فرمایا کہ میں ضرور شامل ہوں۔ مجھے جذباتی طور پر اس مختصر سے مکالمے نے بہت متاثر کیا ہے۔ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔

حضور انور نے جو ہمسایہ کی تعریف کی ہے۔ مجھے یہ بہت اچھا لگا ہے۔ میری یونیورسٹی یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ میرے لئے یہ بہت حیران کُن تھا کہ یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ نے اپنا پیغام بھجواتے ہوئے کہا کہ اب ہم ہمسائے ہیں، آئیں ہم مل کر طلباء اور فلاڈلفیا کے لوگوں کے اتحاد کیلئے کام کریں۔ جب حضور نے یہی مضمون بیان کیا تو مجھے سمجھ آئی کہ یہی حقیقت ہے اور ایک دوسرے سے رابطہ رکھنے سے کیا مراد ہے۔ حضور انور نے جو اس شہر کے لوگوں کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے ان کا تعلق اب سے نہیں بلکہ آنے والے وقت سے ہے۔ ایک چیز جو میں نے حضور انور میں دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صرف موجودہ وقت کی بات نہیں کر رہے ہوتے، بلکہ ان کی نظر آنے والے وقت پر ہوتی ہے۔ انہوں نے آنے والے وقت تک بھی فلاڈلفیا کیلئے برکتیں چھوڑی ہیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ حضور انور نے یہاں ایک بیج بو دیا ہے، اب یہ ہمارا کام ہے کہ اس کی نگہداشت کریں اور اسے بڑھائیں اور اس کو بھائی چارہ اور محبت کے مضبوط درخت میں تبدیل کریں۔

☆ایک خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور نے جو یہ فرمایا ہے کہ ہم آپ لوگوں کے آنسو پونچھیں گے۔ کتنے لوگ ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ بہت حیرت انگیز تھا۔ میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکی۔ اپنا پیغام دینے کیلئے ضروری نہیں ہے کہ اونچی اور جوشیلی تقریر ہو، وہ پیغام آپ نے بہت ہی محبت اور پیارے انداز میں دے دیا۔ آپ کی موجودگی ہی حیرت انگیز اثر رکھتی ہے۔ کم ازکم میرے لئے تو آپ کی موجودگی ہی کافی ہے۔ آپ کی خاموش موجودگی ہی سب کچھ کہہ دیتی ہے اور یہ خاموشی جوشیلی تقریروں سے بہت زیادہ اثر رکھنے والی ہے۔ یہ موجودگی بہت پرسکون ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ ضرورت پڑنے پر ہر ممکنہ مدد کیلئے تیار ہوں گے۔ میں نے کوئی رہنما ایسا نہیں دیکھا۔ چاہے کوئی سیاسی لیڈر ہو، مذہبی ہو، یا کوئی بھی۔ ہمارے پاس ایسا کوئی لیڈر نہیں۔ حضور کی موجودگی میں ایک عجیب سکون ہے۔ میرا یقین کریں، یہ بہت عجیب احساس ہے۔ آپ نے مجھے یقین دلا دیا ہے کہ آپ میری پریشانی اور ضرورت کے وقت میرے ساتھ ہوں گے۔ میری بہت ہی خوش قسمتی ہے کہ میں یہاں آئی ہوں۔

☆ایک لوکل خاتون اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں اس پروگرام میں شریک ہوئی۔ میں خواتین کی طرف گئی اور صرف چند منٹ وہاں گزارے اور بہت متاثر ہوئی۔ حضور انور کا پیغام بہت ہی شاندار تھا۔ مجھے مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

”قوم بننے کیلئے یگانگت
اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 ردسمبر 2014ء)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

”وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں
اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 رمئی 2015)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

حضور انور کا خطاب تمام ضروری باتیں اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ آپ لوگوں کا موٹو 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' ایک عالمی پیغام ہے اور یہی وقت کی ضرورت ہے۔

☆ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کے کلام میں بہت تاثیر ہے۔ حضور نے پیغام دیا ہے کہ وہ اور ان کی کمیونٹی ہر وقت لوکل کمیونٹی کی مدد کیلئے تیار ہے۔ یہ ایک بہت شاندار پیغام ہے۔ حضور کو دیکھنا ایک بہت اچھا تجربہ تھا۔

☆ایک خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ نے جو پیغام دیا ہے وہ ہمارے معاشرے کیلئے بہت ضروری ہے۔ لوگ جس ملک میں رہتے ہیں، جہاں ٹیکس ادا کرتے ہیں، جہاں ان کے بچے پرورش پاتے ہیں، وہ ایسا ملک نہیں ہونا چاہئے جہاں کسی بھی قسم کا معاشرے میں خوف ہو۔ اس لئے خلیفہ کا امن کا پیغام ہمارے لئے اور ہمارے معاشرے کیلئے ایک امید کی کرن ہے۔ یہ پیغام بہت اہم ہے اور ہم سب کو اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اس ماحول میں محبت اور امن پھیلانا بہت اہم اقدام ہے۔ یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ لوگوں کا بہت شکریہ۔

☆ایک مہمان نے کہا: خلیفہ کا امن کا پیغام بہت اہم تھا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ یہی امن کا منبع ہے۔ اگر ایک دوسرے سے محبت کریں گے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے تو امن قائم ہوجائیگا۔ یہ بہت اہم پیغام ہے۔ یہ پروگرام بہت آرگنائزڈ تھا۔ دعوت دینے کا بہت شکریہ۔

☆ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے افسوس ہوا ہے کہ خلیفہ کو یہاں آکر اس قسم کا پیغام دینا پڑا ہے کہ اسلام سے یہاں کے پڑوسیوں کو کوئی خطرہ نہیں۔ بدقسمتی سے ہمارا معاشرہ اس حد تک گراوٹ کا شکار ہو چکا ہے کہ یہاں آکر آپ کو یہ کہنا پڑا ہے کہ آپ ہمسایوں کا خیال کریں گے اور محبت پھیلائیں گے۔

☆ایک اور مہمان نے کہا: بطور عیسائی میں محبت پر یقین رکھتا ہوں۔ میں اس جماعت کو تیس چالیس سال سے جانتا ہوں۔ یقیناً یہ ہمارے لئے افسوس کا مقام ہے کہ خلیفہ کو یہ پیغام دینا پڑا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ یہاں آئیں گے، وہ خدا کی محبت حاصل کریں گے، امن قائم کریں گے اور لوگوں کی خدمت کریں گے۔ حضور انور کی آمد سے یہاں برکت نازل ہوئی ہے۔

☆ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہاں آنے سے قبل میں حضور انور کو نہیں جانتا تھا۔ اب میں آپ سے مل چکا ہوں۔ آپ ایک عالمی لیڈر ہیں اور آپ کی شخصیت انتہائی متاثر کن ہے۔ میں نے آپ کے الفاظ سنے ہیں، آپ کی سوچ دیکھی ہے، یہ بہت ہی عظیم شخصیت ہیں اور دنیا کو مزید خوبصورت بنانے کیلئے بہت ہی عظیم پیغام لے کر آئے ہیں۔ ہم سب کو اس پیغام کو اپنانا چاہئے۔ آج کی دنیا میں یہ پیغام بہت ہی شاندار اور ضروری ہے۔ برداشت، ہم آہنگی، ایک دوسرے کو بہتر انداز میں جاننے کی کوشش کرنا، یہ بہت مضبوط پیغام ہے۔

☆Mr.Convery انسپکٹر فلاڈلفیا پولیس ڈیپارٹمنٹ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہمارے شہر اور معاشرہ میں امن کے قیام کی خاطر جماعت احمدیہ کی طرف سے پولیس کے ساتھ مل کر کام کرنے کی کوشش نہایت ہی خوشی کا باعث ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب سُن کر ہال میں بیٹھا ہر شخص محسوس کر رہا تھا کہ جیسے یہ خطاب اُسی کیلئے ہے۔

☆Mr. Ryan Barksdale کمیونٹی ریلیشن آفیسر نے کہا: آپ کی جماعت کی طرف سے مدعو کئے جانے پر نہایت خوش ہوں۔ ہمارے شہر میں آپ کی اس مسجد کا افتتاح اور اسلام کے خلیفہ کا ورود مسعود نیز اُن کا خطاب بے شک ایک تاریخی امر ہے اور آج ہم بھی اس تاریخی واقعہ کا مشاہدہ کرکے امن کی اس تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں جو ہماری آنکھوں کے سامنے رونما ہو رہی ہے۔

☆ Ms. Hajja Kiniaya Sharrieff نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس سے قبل گھانا، سالٹ پونڈ کے قریب جماعت احمدیہ کی مسجد اور سکول دیکھ چکی ہوں۔ آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور کا خطاب ایک جامع اور نہایت ہی پُرکشش خطاب تھا۔ آپکے خطاب میں خاص طور پر اُن لوگوں کو بھی مخاطب کیا گیا ہے جو کہ غیر مسلم ہیں اور اسلام کے متعلق کچھ خاص نہیں جانتے۔ آپ کی مسجد بھی بہت خوبصورت ہے۔ نیز آپ کی جماعت کی طرف سے تمام مہمانوں کو جو اعزاز و اکرام کے ساتھ نوازا گیا ہے اُس نے بھی میرے دل پر کافی گہرا اثر چھوڑا ہے۔

☆ Ms. Queen Samiyah Mu`el نے کہا: آپ کی مسجد بہت خوبصورت ہے اور ہمارے شہر کے وسط میں شہر کی زینت کو دوبالا کرنے کا باعث بن گئی ہے۔ میرا تعلق سینگال کے ایک صوفی مکتبہ فکر سے ہے۔ لہٰذا جب آپ کے خلیفہ کا خطاب سُنا تو اُنکی ہر بات نے دل پر گہرا اثر کیا ہے آپ کی جماعت کی مہمان نوازی نے بھی میرے دل پر ایک نہایت گہرا اثر چھوڑا ہے۔

☆Mr.Ibrahim Branham نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کی جماعت کے رفاہی کام نیز حکومت کے اعلیٰ افسران کے ساتھ آپکے تعلقات کی عکاسی اُن افسران کی یہاں موجودگی سے ظاہر ہے۔ نیز ہر قسم کے طبقہ سے لوگ یہاں دیکھ کر دل پُرمسرت ہو گیا ہے۔ میں نے جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو پہلی دفعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ آپکے خلیفہ کی شخصیت نہایت پُر وقار اور بارعب ہے۔ نیز اُن کا خطاب ہر اُس شخص کو جو اپنی ذات میں امن و آشتی کا خواہاں ہے ضرور اپنی طرف کھینچے گا۔ آپکے خلیفہ کی ہمارے شہر میں آمد بے شک ہمارے شہر کی image کو دنیا کے سامنے بہتر کرکے پیش کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کرے گی۔

☆Ms. Roseanna Newood نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفہ کا خطاب سمجھنے کے لحاظ سے نہایت ہی سہل تھا۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ الفاظ دل کی گہرائیوں سے نکل کر سامعین کے دل میں داخل ہو رہے تھے۔ میں اُمید کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ کی یہ خوبصورت مسجد ہمارے شہر میں خوشحالی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ آپکی جماعت نے ہمارے شہر کو ایک نئی اُمید عطا کی ہے جس کیلئے ہم دل سے آپ کی جماعت کے مشکور ہیں۔

☆Ms. Diane Bridges نے بیان کیا: جماعت احمدیہ مسلمہ کے خلیفہ کا پیغام ایک مثبت پیغام ہے اور اپنی ذات میں منفرد بھی ہے کیونکہ آج کے دور میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو دل کی گہرائی سے امن کے خواہاں ہیں اور اپنے عمل سے اُس کا پرچار کر کے دنیا میں امن قائم کر رہے ہیں۔

☆Mr. Bernard Smith نے کہا: میری عمر 85 سال ہے اور اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر اور اُن کا روح پرور خطاب سُن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب ہمارے شہر کے مکینوں کے لئے اُمید سحر لے کر طلوع ہوگا۔ آپکی مسجد بھی بہت خوبصورت ہے۔ میں درحقیقت آپکی مسجد بیت العافیت کے قریب ہی رہتا ہوں اور اس مسجد کی تعمیر میری آنکھوں کے سامنے تکمیل کو پہنچی ہے۔ اسکی تکمیل کو دیکھ کر نہایت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

☆Sister Sylvia Strahler نے کہا: میں پاکستان میں کیتھولک کمیونٹی کے میڈیکل مشن کے ساتھ 52 سال کام کر چکی ہوں۔ آپکے رہنما کی تقریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ لوگ معاشرہ میں امن کے قیام کیلئے نیز غربت دور کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ خدا آپ کی مدد کرے تا آپ معاشرہ میں امن کے قیام میں اپنا اہم کردار ادا کر سکیں۔

☆Ms.Terry Guerra نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے آج پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے پروگرام میں شرکت کی ہے۔ اور آج آپکے خلیفہ کی تقریر سُن کر میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ آپ لوگ مذہب اسلام کے نہایت ہی اچھے سفیر ہیں۔ میں چونکہ مذہباً کیتھولک عیسائی ہوں لہٰذا آپ کے خلیفہ کا خطاب سُن کے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ہماری کیتھولک کمیونٹی کے پوپ خطاب کر رہے ہیں۔ آج میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ گو ہمارا مذہب آپکے مذہب سے مختلف سہی لیکن دونوں مذاہب کے در پردہ ایک ہی روح کارفرما ہے۔

☆Sister Maria Hornung نے بیان کیا: میں آپکی کمیونٹی سے پہلے سے متعارف ہوں۔ میں گھانا میں اُس وقت کیتھولک مشن کے ساتھ کام کر چکی ہوں جب آپکے خلیفہ غانا میں خدمت بجالا رہے تھے۔ لہٰذا آج آپ کی مسجد میں آکر آپ کے خلیفہ کی تقریر سُن کر مجھے یہ احساس ہوتا تھا کہ گویا میں اپنے ہی گھر میں ہوں۔ جس خوبصورت انداز میں آپکے خلیفہ نے خطاب فرما کر اپنے پختہ عزم کا ہمارے شہر کے لئے اظہار کیا ہے یقیناً ہمارے دلوں میں دیر تک رہے گا۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اپریل 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جاسکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 رجون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22 ؍جون 2018 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عمار بن یاسر کے کیا خاندانی کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ابتدائی اور جاں نثار صحابی حضرت عمارؓ بن یاسرؓ تھے۔ ان کے والد حضرت یاسرؓ قحطانی نسل کے تھے۔ یمن ان کا اصل وطن تھا۔ اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ساتھ مکہ میں اپنے ایک بھائی کی تلاش میں آئے تھے۔ حارث اور مالک یمن واپس چلے گئے مگر حضرت یاسرؓ مکہ میں ہی رہائش پذیر ہو گئے اور ابوحذیفہ مخزومی سے حلیفانہ تعلق قائم کیا۔ ابوحذیفہ نے اپنی لونڈی حضرت سُمَیّہ سے ان کی شادی کروادی جن سے حضرت عمّار پیدا ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمار بن یاسر کے قبول اسلام کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمّار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ مَیں حضرت صہیب بن سنان سے دارِ اَرقم کے دروازے پر ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارِ اَرقم میں تھے۔ میں نے صہیب سے پوچھا تم کس ارادے سے آئے ہو؟ تو صہیب نے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر ان کا کلام سنوں۔ صہیب نے کہا میرا ابھی یہی ارادہ ہے۔ حضرت عمّار کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمیں اسلام کے بارے میں بتایا۔ ہم نے اسلام قبول کر لیا۔

سوال حضرت عمار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس وقت دیکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صحیح بخاری کی ایک روایت ہے کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا تھا جب آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔

سوال حضرت سمیہ کو اسلام لانے کے نتیجہ میں کن مظالم سے گزرنا پڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سُمَیّہ ایک لونڈی تھیں۔ ابوجہل ان کو سخت دکھ دیا کرتا تھا تا کہ وہ ایمان چھوڑ دیں لیکن جب ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ ہوئی تو ایک دن ناراض ہو کر ابوجہل نے ان کی شرمگاہ میں نیزہ مارا اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت عمارؓ جو سُمَیّہ کے بیٹے تھے انہیں بھی تپتی ریت پر لٹایا جاتا اور انہیں سخت دکھ دیا جاتا۔

سوال قرآن مجید میں مُسْتَضْعَفِیْن کن لوگوں کو کہا گیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عروہؓ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ مکہ میں ان کمزور لوگوں میں سے تھے جنہیں اس لئے تکلیف دی جاتی تھی کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ مُسْتَضْعَفِیْن (یعنی کمزوروں اور بے بس لوگ)، یہ وہ لوگ تھے جن کے مکہ میں قبائل نہ تھے اور نہ ان کا کوئی محافظ تھا نہ انہیں کوئی قوت تھی۔ قریش ان لوگوں پر دوپہر کی تیز گرمی میں تشدّد کرتے تھے تا کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر کے لیے کیا دعا کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مشرکین نے حضرت عمارؓ کو آگ سے جلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمارؓ کے پاس سے گزرے تو ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰی عَمَّار کَمَا کُنْتِ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ اے آگ تُو ابراہیم کی طرح عمارؓ پر بھی ٹھنڈک اور سلامتی والی ہو جا۔ ایسے ہی ایک موقع پر آپ نے آل یاسر کو مخاطب کر کے فرمایا تھا صَبْرًا اٰلَ یَاسِر فَاِنَّ مَوْعِدَکُمُ الْجَنَّۃ۔ اے آل یاسر (صبر کر) صبر کا دامن نہ چھوڑنا کہ خدا نے تمہاری انہی تکلیفوں کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے افراد جماعت کو ایک ہندو کی کس کتاب کو خرید کر پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کتاب ’’چشمۂ معرفت‘‘ میں ایک ہندو پرکاش دیوجی کی کتاب، جو انہوں نے ’’سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ کے نام سے لکھی تھی کے متعلق افراد جماعت کو اس وقت نصیحت کی تھی کہ یہ کتاب خریدو اور پڑھو ایک غیر مسلم کی لکھی ہوئی ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم مسجد نبوی بنتے وقت اینٹیں ایک ایک کر کے لاتے تھے اور عمارؓ بن یاسرؓ دو دو اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر سے یعنی عمّار کے سر سے غبار پونچھا اور فرمایا کہ افسوس! باغی گروہ انہیں مار ڈالے گا۔ عمارؓ ان کو اللہ کی طرف بلا رہا ہوگا اور وہ اس کو آگ کی طرف بلا رہے ہوں گے۔

سوال حضرت عمار بن یاسر کن غزوات میں شامل ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمّار بن یاسرؓ غزوہ بدر اور اُحد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ آپ بیعت رضوان میں بھی شریک تھے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کے موقع پر حضرت عمار کو آپؐ کی کیا خدمت کرنے کی توفیق ملی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت حکم بن عُتَیبَہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو چاشت کے وقت وہاں پہنچے تھے۔ حضرت عمارؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی ایسی جگہ بنانی چاہئے جہاں آپ چھاؤں میں بیٹھ سکیں، آرام کر سکیں اور نماز پڑھیں۔ چنانچہ حضرت عمارؓ نے چند پتھر جمع کئے اور مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔ یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو بنائی گئی اور حضرت عمارؓ نے اس کو بنایا۔

سوال جنگ یمامہ میں حضرت عمار نے کس جواں مردی کا مظاہرہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے جنگ یمامہ میں حضرت عمارؓ کو دیکھا کہ وہ ایک بلند چٹان پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو پکار رہے تھے۔ کہ اے مسلمانوں کے گروہ! کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو۔ میں عمار بن یاسر ہوں۔ آؤ میرے پاس آؤ۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ ان کا ایک کان کٹ چکا تھا اور ہل رہا تھا لیکن آپ لڑائی میں مصروف تھے۔

سوال اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار کو کیا اعزاز عطا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو عمارؓ سے دشمنی رکھے گا اللہ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو شخص عمارؓ سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید سے فرمایا کہ عمارؓ کو برا بھلا مت کہو کیونکہ جو عمارؓ کو برا بھلا کہتا ہے اللہ اس کو برا بھلا کہنے کا بدلہ دیتا ہے اور جو عمارؓ سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے اور جو عمارؓ کو بیوقوف کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بیوقوف کہتا ہے۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے آنے کی اجازت مانگی۔ نبی ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا پاک اور پاکیزہ شخص خوش آمدید۔ یہ اعزاز تھا جو آنحضرت ﷺ نے آپ کو بخشا۔

سوال حضرت عمار حضرت عثمان کے خلاف فتنہ پھیلانے والوں کے دھوکہ میں کس طرح آ گئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ سیاست سے باخبر نہیں تھے۔ جب حضرت عثمانؓ نے ان کو مصر بھیجا کہ وہاں کے والی کے انتظام کے متعلق رپورٹ کریں تو عبداللہ بن سبا نے ان کا استقبال کر کے ان کے خیالات کو مصر کے گورنر کے خلاف کر دیا اور چونکہ وہ گورنر ایسے لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ایام کفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت مخالفت کی تھی اور فتح مکہ کے بعد اسلام لایا تھا اس لئے آپ بہت جلد ان لوگوں کے قبضے میں آ گئے۔ والی کے خلاف بدظنی پیدا کرنے کے بعد آہستہ آہستہ حضرت عثمانؓ پر بھی انہوں نے ان کو بدظن کر دیا مگر انہوں نے عملاً فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ مفسدوں کی بداعمالیوں سے ان کا دامن بالکل پاک ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت عمار کی شہادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ صِفّین میں میں نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو دیکھا۔ آپ بوڑھے ہو چکے تھے۔ آپ کے پاس دودھ لایا گیا تو حضرت عمارؓ ہنسے اور کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سب سے آخری مشروب جو تم پیو گے وہ دودھ ہوگا۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے اور پیاسا چشمہ پر پہنچ جائے گا۔ آج مَیں اپنے پیاروں سے ملوں گا۔ آج مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گروہ سے ملوں گا۔ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو ابوغادِیہ مُزَنِی نے شہید کیا تھا اس نے انہیں ایک نیزہ مارا جس سے وہ گر پڑے۔ پھر ایک اور شخص نے حضرت عمارؓ پر حملہ کر کے ان کا سر کاٹ لیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 94 سال تھی۔

سوال حضرت عمارؓ نے اپنی تدفین کے متعلق کیا وصیت کی تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یحی بن عابسؒ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو شہید کیا گیا اس وقت انہوں نے کہا کہ مجھے میرے کپڑوں میں دفن کرنا کیونکہ میں دادخواہ ہوں گا۔ حضرت علیؓ نے حضرت عمارؓ کو ان کے کپڑوں میں ہی دفن کیا۔

سوال آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابواسحاق کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ اور ہاشمؓ بن عتبہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمارؓ کو آپ نے اپنے قریب رکھا اور ہاشم کو ان کے آگے اور دونوں پر ایک ہی مرتبہ پانچ یا چھ یا سات تکبیریں کہیں۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 اکتوبر 2018 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ سعادت سلطانہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم رفیع احمد شاہنواز صاحب، والسال، یو.کے)

25 ستمبر 2018ء کو 61 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ عمر دین صاحبؓ کی پڑپوتی اور حضرت بابا شیر علی صاحبؓ (عرف یکے والے) کی پڑنواسی تھیں۔ آپ تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندہ جات اور زکوٰۃ کی باقاعدگی سے ادائیگی کرنے والی، مہمان نواز، ہمسایوں کا خیال رکھنے اور خدمت خلق کرنے والی ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ لجنہ اماء اللہ کی سرگرمیوں میں بہت دلچسپی سے حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ڈاکٹر احمد خان صاحب، واقف زندگی (انچارج احمدیہ ہسپتال Sayon Town منرو ویا، لائبیریا)

22 ستمبر 2018ء کو ہارٹ اٹیک سے آبی جان، آئیوری کوسٹ میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 27 سال محکمہ صحت میں مختلف حیثیتوں سے کام کیا۔ آخری دس سال بطور ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مکرم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب کی شہادت کے بعد سرکاری ملازمت سے رخصت لے کر المہدی ہسپتال مٹھی میں ایک سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ وقف سے قبل مقامی و ضلعی عاملہ میں بطور سیکرٹری امور خارجہ خدمت کی توفیق پائی۔ مجلس نصرت جہاں کے تحت 16 اگست 2015ء کو آپ کو لائبیریا بھجوایا گیا۔ تین سال کے مختصر عرصہ میں آپ نے محنت، مہمان نوازی، اخلاص اور ہمدردی کے جذبہ کی وجہ سے نیک شہرت پائی اور آپ کی وفات پر مقامی لوگ بھی بہت غمگین اور افسردہ تھے۔ طبیعت میں حد درجہ عاجزی وانکساری تھی اور دعاؤں پر بہت بھروسہ تھا۔ بظاہر لاعلاج مریضوں کی ذمہ داری بھی لے لیتے جو کہ اللہ کے فضل سے شفا یاب ہوکر جاتے تھے۔ ہسپتال میں خدمت کے علاوہ اتوار کو وفد لے کر تبلیغ کیلئے بھی نکل جاتے اور پورا دن یہی کام کرتے تھے۔ آپ نے نہ صرف خود وقف کیا بلکہ بیوی بچوں میں بھی وقف کی روح پیدا کی۔ چنانچہ آپ کی اہلیہ مکرمہ تبسم شیرین صاحبہ نے بھی وقف کرکے وہاں شعبہ گائنی میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم چوہدری نذر حسین صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب (گھٹیالیاں، حال ٹورانٹو)

گزشتہ دنوں 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری محمد طفیل صاحبؓ اور پڑدادا حضرت چوہدری محمد حیات صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔

(3) مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

10 ستمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ باقاعدگی سے تلاوتِ قرآن کرنے والی، خوش مزاج، ملنسار، غریب پرور اور ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ جوانی میں بیوہ ہونے کے باوجود محنت اور صبر سے بچوں کی تربیت اور پرورش کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم طارق اسلام صاحب (مربی سلسلہ کینیڈا) اور مکرم حافظ طیب احمد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی والدہ اور مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ اسلام آباد کی خوش دامن تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب
ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب (جرمنی)

24 اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد اور دادا مکرم خواجہ گلاب صاحب کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے بھائی خواجہ عبدالکریم صاحب کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ کی پیدائش پر حضرت امّاں جان خود تشریف لائیں اور پیدائش کی مبارکباد دی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو، ملنسار، ہنس مکھ، خوش اخلاق اور مخلص انسان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بھتیجے مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب حفاظتِ خاص میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(5) مکرمہ سیدہ صفیہ انیس صاحبہ
(دارالنصر غربی حلقہ اقبال ربوہ)

29 جون 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ چھوٹی عمر میں جاب شروع کرکے گھر والوں کا مالی بوجھ اٹھایا اور ترقی کرتے کرتے پہلے ڈائریکٹر اور پھر پرنسپل رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہربان، وفا شعار، ہمدرد، غریب پرور، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، باہمت، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ سسرال اور گاؤں کے احمدی اور غیر احمدی سبھی لوگ ان کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کے مداح تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6) عزیزم مرتضیٰ مزمل (نصیر آباد غالب، ربوہ)

18 اگست 2018ء کو 21 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بہت نیک، محنتی، فرض شناس، ذہین، ہنس مکھ اور ہونہار طالب علم تھے۔ طاہر ہارٹ میں میل نرس کا کورس کررہے تھے اور سخت ڈیوٹی کے باوجود محلہ میں رات کو باقاعدگی سے ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

(7) مکرم خالد لطیف ملک صاحب ابن مکرم ملک رکن الدین صاحب مرحوم (رضا کار کارکن بک شاپ مسجد فضل لندن)

21 ستمبر 2018ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو بچپن سے ہی تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ آپ کے والد گھوڑے پر گاؤں گاؤں جاکر کپڑا بیچا کرتے تھے۔ وہ آپ کو ساتھ لے جاتے اور لوگوں کو نظم سنانے کے بہانے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچاتے۔ مرحوم بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے حلقۂ احباب میں اردو اور پنجابی اشعار کے ذریعہ جوش وخروش کے ساتھ پیغام پہنچاتے رہے۔ آپ کو سکھ ازم پر بھی عبور حاصل تھا۔ اس وجہ سے سکھ کمیونٹی میں بہت مقبول تھے اور وہ آپ کو بڑی عزت اور احترام دیا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ ہونے والی اپنی گفتگو کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ مسجد فضل کی بک شاپ میں خدمت کی توفیق پائی اور بیماری کے ایام میں بھی ساؤتھ آل سے دو بسیں بدل کر ڈیوٹی پر آیا کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش گفتار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم ادریس خان صاحب (کلکتہ، بھارت)

گزشتہ دنوں 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ایک خاموش طبع، درویش صفت اور سادہ مزاج انسان تھے۔ باقاعدہ مسجد جاکر باجماعت نماز ادا کرنے کے پابند تھے۔ خلافت سے محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ مکرم عبدالخالق صاحب تعلقدار کے خالہ زاد بہنوئی تھے۔ آپ کے سب بیٹے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت بجالا رہے ہیں۔

(9) مکرمہ شمیم اختر اعظم صاحبہ
اہلیہ مکرم رشید سید اعظم صاحب (یو ایس اے)

10 اگست 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پہلے پشاور اور پھر انگلستان اور امریکہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بتیس سال تک کالج آف ہوم اکنامکس پشاور نیورسٹی میں پڑھاتی رہیں۔ اس دوران صدر لجنہ پشاور کے طور پر خدمت کی بھی توفیق پائی۔ شادی کے بعد 1988ء میں امریکہ چلی گئیں۔ لجنہ اماء اللہ کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر Lajna Speaks کے نام سے ایک Booklet تیار کرنے کی توفیق پائی۔ امریکہ میں نیشنل سیکرٹری تعلیم اور نیشنل سیکرٹری اشاعت کے علاوہ عائشہ میگزین اور المہدی میگزین کے ایڈیٹر کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ پھر ساؤتھ ایسٹ ریجن کی صدر اور ایک نئی لوکل مجلس کی صدر اور تراجم کی ٹیم کی بھی انچارج رہیں۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والی بہت قابل، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے...... میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ

اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کوکسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9261: مَیں ذاکر حسین ولد مکرم حضرت علی احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناراروپٹا ڈاکخانہ ابھے پوری ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 راگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ والد مرحوم کی جائداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9921 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصرالدین العبد: ذاکر حسین گواہ: افسر علی احمد

مسل نمبر 9262: مَیں افضال الرحمن ولد مکرم جاوید علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1995، موجودہ پتا: ہدایت پور (ہاؤس نمبر 106) ڈاکخانہ بالادماری (گولپاڑا) صوبہ آسام، مستقل پتا: ناراروپٹا ڈاکخانہ ابھے پور ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1 رفروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8922 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مجیب الرحمن العبد: افضال الرحمن گواہ: ناصرالدین

مسل نمبر 9263: مَیں شاہد خان ولد مکرم سکندر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 رستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد العبد: شاہد خان گواہ: سید معراج احمد

مسل نمبر 9264: مَیں ابرار حسین ولد مکرم نور حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 72 سال تاریخ بیعت 1962، ساکن C-208 (2nd فلور) پرکاش محلہ (ایسٹ آف کیلاش) صوبہ نئی دہلی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 راگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک دکان رقبہ 40 مربہ میٹر واقع 130 شاپنگ کمپلکس (زمرود پور، نئی دہلی) قیمت 50 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ارادت احمد العبد: ابرار حسین گواہ: شیخ فاتح الدین

مسل نمبر 9265: مَیں انصر احمد عارف ولد مکرم طاہر احمد عارف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: آئرلینڈ، مستقل پتا: فلیٹ نمبر 8۔204 آشرئے ہاؤسنگ سوسائٹی (وڈگاؤں) شنڈے روڈ، لوہے گاؤں ضلع پونہ صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22 رجون 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 پاؤنڈ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انصار جمیل العبد: انصر احمد عارف گواہ: طاہر احمد عارف

مسل نمبر 9266: مَیں محمد قاسم ولد مکرم عالی کٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 61 سال پیدائشی

کلامُ الامام

”علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے“
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

احمدی، ساکن پارولا پیڈی کائیل (ونگانلور) چیلاکراہ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 رجولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان 7 سینٹ زمین پر (سروے نمبر 26/6) میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی.اے.غلام احمد العبد: محمد قاسم.پی.اے گواہ: سی.ناصر احمد

مسل نمبر 9267: مَیں شفیق الاسلام ولد مکرم آمین الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال تاریخ بیعت 2006، ساکن بنّا گوری (ایس.ایم.کالونی) تیلی پاری ٹی گارڈن (سی.ٹی) ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 راگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 5 کٹھہ پٹہ زمین۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صغیر عالم العبد: شفیق الاسلام گواہ: نثار حسین

مسل نمبر 9268: مَیں عبدالسراج دفتری ولد مکرم میاج الدین صاحب دفتری مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن ستی گرھ واڈ نمبر 6 ڈاکخانہ سلی گوڑی بازار ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1 راگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان مع زمین 2 کٹھہ، زمین برائے زراعت 30 کٹھہ، زمین 2.75 کٹھہ، زمین 4 کٹھہ، زمین 1 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صغیر عالم العبد: عبدالسراج دفتری گواہ: مغرم علی

مسل نمبر 9269: مَیں مُنّی یاسمین زوجہ مکرم نور عالم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1993، ساکن سنگی ماری (عبدالمور) ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 راگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/45,786 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صغیر عالم الامۃ: مُنّی یاسمین گواہ: نور عالم

مسل نمبر 9270: مَیں امتہ البصیر زوجہ مکرم انوار الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 60-1-1 مسلم پورہ ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 رجولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 50 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انوار الحق الامۃ: امتہ البصیر گواہ: محمد ابراہیم

کام جو کرتے ہیں تری راہ میں پاتے ہیں جزاء مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619   Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784,   Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271   Pro. SK.Sultan   97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Prop. Tanveer Akhtar   8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

میری والدہ مکرمہ امۃ النصیر چیمہ صاحبہ کا ذکر خیر

(وسیم احمد، قادیان)

میری والدہ مکرمہ امۃ النصیر چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم ایاز محمود صاحب قادیان مورخہ 30/اگست 2018 کو بعمر 55 سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش مرحوم قادیان ابن مکرم حضرت چوہدری نور احمد چیمہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور مکرم غلام نبی صاحب درویش مرحوم کی بہو تھیں۔ آپ نے پنجابی میں گیانی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ آپ انتہائی صابرہ، شاکرہ، ملنسار، منکسر المزاج، مہمان نواز، بنی نوع انسان کی ہمدرد، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پیش پیش، صاف دل، صاف باطن، صاف گو اور بہت ساری خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ محلہ میں صفائی کرنے والے خاکروبوں کیلئے چائے وغیرہ بنا کر رکھتیں اور نیز غربا کی مدد کے بہانے تلاش کرتی رہتیں۔ والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد ایک ضعیف خاتون نے آکر بتایا کہ میں جب بھی آپ کی والدہ کے پاس آتی تو میرا گھر دور ہونے کی وجہ سے وہ مجھے واپسی کا کرایہ دے کر بھیجتیں۔ خاکسار کی ایک ٹانگ میں چوٹ لگ گئی تھی جسکی وجہ سے میں چلنے پھرنے سے قاصر تھا اور اسکے باعث میں چندہ خدام الاحمدیہ ادا نہیں کر سکا تھا۔ والدہ محترمہ نے میرے ہاتھ سے خدام الاحمدیہ کا چندہ ادا کروایا۔ والدہ صاحبہ نے اپنے والدین کی بھی بہت خدمت کی۔ آپ کو رشتہ داروں کو اکٹھا کر کے کھانا کھلانے کا بہت شوق تھا۔ ہمیشہ ہمیں سلسلہ سے جڑے رہنے کی تلقین کرتی رہتیں۔

میرے والد صاحب کا ایک ہاتھ ایک حادثہ میں کٹ گیا تھا۔ والدہ صاحبہ نے ان مشکل حالات کو بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے انتہائی صبر اور حوصلہ کے ساتھ گزارا اور اپنی مالی مشکلات کا ذکر کبھی کسی کے سامنے نہیں کیا۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہیں۔ اکیلے ہی اپنے معذور خاوند، بیٹیوں اور بیٹے کی دیکھ بھال کی۔ تین بیٹیوں کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تعلیم و تربیت کی اور دو بیٹیوں کی شادیاں بھی کروائیں۔ آپ ایک ذمہ دار اہلیہ اور مشفق والدہ تھیں۔ دونوں بیٹیوں کو خاوند کی اطاعت کرنے اور سسرال والوں کی عزت کرنے کی طرف توجہ دلاتی رہیں۔ والدہ صاحبہ سلسلہ کا بھی بہت درد رکھنے والی تھیں۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ نے جلسہ سالانہ اور لجنہ کے دیگر پروگراموں میں تقریباً 25 سال بطور منتظمہ آب رسانی ڈیوٹی دی۔ ڈیوٹی دینے والی بچیوں کا بھی خیال رکھا کرتی تھیں۔ آپ کو شعبہ تیاری جلسہ گاہ میں بطور نائب منتظمہ ڈیوٹی کا موقع ملا۔ جلسے کے دن صبح جلدی جلسہ گاہ پہنچ جاتیں اور خود ہی کپڑا پکڑ کر کرسیوں سے شبنم صاف کرنے لگتیں۔ ہر کسی کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتیں۔

والدہ صاحبہ موصیہ تھیں۔ مورخہ 31/اگست 2018 بروز جمعۃ المبارک آپ کی نماز جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان میں پڑھی گئی۔ مورخہ 27 ستمبر 2018 بروز جمعرات مسجد فضل لندن میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے والدہ صاحبہ کا ذکر خیر فرمایا۔ بعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اور مرحومین کے ساتھ آپ کی بھی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ نے اپنے پیچھے خاوند، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دو بیٹیاں اللہ کے فضل سے شادی شدہ ہیں اور خاکسار فضل عمر پرنٹنگ پریس میں خدمت بجا لا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ کے درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ ......☆......☆......

خاکسار کے دادا مکرم حضرت صاحب منڈا اسگر آف ہبلی کا ذکر خیر

(مسرت احمد منڈا اسگر، صدر جماعت احمدیہ ممبئی)

خاکسار کے دادا مکرم حضرت صاحب منڈا اسگر عرف (بابو صاحب) آف ہبلی مورخہ 15 ستمبر 2018 کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ مورخہ 7 نومبر 1921 کو ایک سُنّی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام محمد قاسم منڈا اسگر تھا۔ آپ دو سال کے تھے کہ آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ بچپن سے ہی آپ بہت نیک، صالح تھے اور دین کی طرف رجحان تھا۔ سن 1945 میں 25 سال کی عمر میں لاہوری جماعت میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مرحوم سابق صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان اور مکرم مولانا چوہدری مبارک علی صاحب درویش مرحوم سے مسلسل رابطہ کے نتیجہ میں سن 1952 میں 31 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ۔ آپ کو اپنی زندگی میں چار خلفا سے ملاقات کا موقع نصیب ہوا۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ خلافت سے غیر معمولی محبت تھی۔ خلفائے کرام کے خطبات و خطابات بڑی باقاعدگی سے دیکھتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس کا پابند کرتے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سچی خوابوں اور پیش خبریوں سے وافر حصہ دیا تھا۔ تادم زیست ڈائری لکھنے کے عادی رہے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت جوش و جذبہ تھا۔ ہمیشہ جماعتی کتب و لٹریچر اپنے بیگ میں رکھتے اور جہاں بھی موقع ملتا جماعت کا پیغام ضرور پہنچاتے۔ صوبہ گووا میں ایک لمبے عرصے تک تجارت کے ساتھ ساتھ تبلیغی کاموں کو بھی احسن رنگ میں سرانجام دیتے رہے، جسکے نتیجہ میں گووا کے volpol مقام پر 1985ء میں ایک پولیس انسپکٹر کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم کا پورا خاندان غیر احمدی اور شدید مخالف ہے لیکن اس کے باوجود بھی آپ اپنے اہل خاندان سے بڑی ہمدردی اور پیار محبت سے پیش آتے اور جب بھی موقع ملتا انہیں جماعت کا تعارف کرواتے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی وفات سے دو سال قبل آپ کی اہلیہ کی وفات ہو گئی تھی۔ اہلیہ کی زندگی میں ہی بذریعہ خواب آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کی وفات اہلیہ مرحومہ کی وفات کے دو سال کے اندر ہی ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ بفضلہ تعالیٰ موصی تھے۔ آپکی نماز جنازہ 17/ستمبر 2018 کو بعد نماز عصر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے ساتھ جگہ دے اور ہم اہل خانہ کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا: جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بھولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
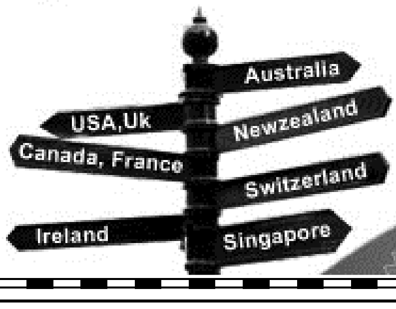

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 68 Thursday 3-10 - Janauary - 2019 Issue. 1-2

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

وقف جدید کے 62ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان، دُنیا بھر کی جماعتوں کے مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4؍جنوری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج 2019ء کا پہلا جمعہ ہے اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے تو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ نئے سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ ایک احمدی کو کیسا ہونا چاہئے فرمایا کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو متقی بنو ہر ایک بدی سے بچو رات اور دن تضرع میں لگے رہو زبانوں کو نرم رکھو استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو نمازوں میں دعائیں تبھی ہوں گی جب نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں، انہیں سنوار کر پڑھنے والے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ پس یہ معیار ہے یہ لائحہ عمل ہے جس پر اگر ہم اس سال میں عمل کرنے والے ہوں گے ان باتوں کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً یہ سال ہمارے لئے مبارک اور بہت سی برکتیں لانے والا سال ہوگا اور اگر یہ نہیں تو جیسا کہ میں نے کہا ہمارے نئے سال کی مبارکباد رسمی مبارکباد ہے۔ نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہوجاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور حقیقت میں ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی یہ سال بے شمار برکات لانے والا بنے اور جماعت کی غیر معمولی ترقیات بھی ہم دیکھنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے بعد اب میں آج کے دوسرے مضمون کی طرف آتا ہوں۔ جنوری کے پہلے یا دوسرے خطبہ میں عموماً وقف جدید کے سال کا اعلان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ایک خاص امتیاز ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کی روشنی میں اس مالی قربانی کا خاص ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے مال کی ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ اس سے ہمیں فائدہ پہنچتا ہے اور جماعت کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ یعنی اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدرشناس اور بردبار ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر دیتا ہے جو اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس مالی قربانی سے انفرادی فائدہ بھی ہے اور جماعت کی ترقی بھی ہے جو پھر افراد کی ترقی کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے بچو یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔ فرمایا: معمولی خرچ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے دینا آگ سے بچاتا ہے۔ پس یہ مالی قربانیاں ہمیں فائدہ پہنچانے کیلئے ہیں اس مالی قربانی کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: تمہارے لئے ممکن نہیں ہے کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادے پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ تم یقیناً سمجھو یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانیوں اور خدمت کی اس روح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں نے سمجھا اور خوب سمجھا نومبائعین بھی بیعت کے بعد اس مالی قربانی کی روح اور حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو انتہائی غربت کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن مالی قربانیوں میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے اور اسی طرح قربانیاں کرتے ہیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں آپ کے صحابہ نے کیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُنیا بھر کی جماعتوں سے مالی قربانیوں کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات سُنائے۔

حضور انور نے فرمایا: انڈیا سے ایک انسپکٹر اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ کاماریڈی جماعت میں وقف جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی ایک نوجوان نے اسی وقت اپنے مکمل چندے کی ادائیگی کر دی۔ بعدازاں اسی دن انہیں ایک کافی موٹی رقم ملنے کی اطلاع ملی جس کا وہ آٹھ سال سے زائد عرصے سے انتظار کر رہے تھے بلکہ اتنا وقت گزر گیا تھا کہ انہوں نے اس رقم کے ملنے کی امید ہی چھوڑ دی تھی۔ نہ صرف انہیں یہ رقم ملی بلکہ ان کی عارضی ملازمت بھی مستقل ہوگئی۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے معجزہ ہوا ہے اور اب وہ کہتے ہیں میں ہر سال اپنی پندرہ روزہ آمدنی وقف جدید کے چندے میں دیا کروں گا۔

رومانیہ کے مبلغ فہیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک احمدی جو ٹیلرنگ کا کام کرتے ہیں چندے کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ ہیں اور بہت بشاشت اور اخلاص سے چندہ دیتے ہیں انہیں چندے کی یاددہانی کی کبھی ضرورت نہیں پیش آئی۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے جب سے میں نے چندہ دینا شروع کیا ہے یہ بات میرے مشاہدے میں ہے کہ خدا کی رضا کیلئے چندہ دینے کے ساتھ میرے گاہکوں کی تعداد بڑھتی ہے۔ آمدنی میں خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے حضور انور نے فرمایا: پس یہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ یورپین ملکوں میں رہتے ہوئے بھی دنیاداری میں زندگی گزارنے کے باوجود جب احمدیت کی طرف لے کر آیا تو ان کو اپنے فضلوں سے نواز کر ان کے ایمان میں پختگی عطا فرما رہا ہے۔

انڈیا سے ایک انسپکٹر سلیم صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت جے پور میں ایک احمدی دوست جو کہ ایک پرائیویٹ اسکول میں ٹیچر تھے گزشتہ سال انہیں چندہ وقف جدید کی تحریک کی گئی کہ آپ کا وعدہ تو آپ کی آمد کے حساب سے پانچ ہزار ہونا چاہئے اس پر وہ کہنے لگے کہ میں تو ایک عام سے پرائیویٹ اسکول کا ٹیچر ہوں اتنی رقم کہاں سے ادا کروں گا۔ بہرحال انہیں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ توفیق بھی دے گا۔ اس سال جب دوبارہ ان سے ملنے کے لئے گئے تو وہ اسی اسکول میں پرنسپل کی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ چندے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت عطا کی ہے کہ میں نے یہ اسکول خرید لیا ہے انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اب ان کے پاس چار اسکول ہیں پہلے ان کے مکان کی چھت ٹین کی ہوتی تھی اب اللہ کے فضل سے ان کا تین منزلہ مکان بن گیا ہے جس میں سے ایک منزل انہوں نے نماز جمعہ کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ یہ فضل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہے اس کی وجہ سے ان کے ایمان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

صدر لجنہ کینیڈا کہتی ہیں کہ ایک مجلس کے دورے کے دوران ایک خاتون نے بتایا کہ ان کی بارہ سال کی بچی کو اسکول کی طرف سے اسی ڈالر کا انعام ملا اس سے وہ کچھ خریدنا چاہتی تھی لیکن سیکرٹری وقف جدید کی تحریک پر اس نے انعام کی یہ ساری رقم چندے میں ادا کر دی وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو اس طرح نوازا کہ اگلے دن عبدالسلام سائنس فیئر میں اس کی پہلی پوزیشن آئی اور اسے تین سو ڈالر کا انعام مل گیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس بچی کے ایمان اور اعتقاد کو پختگی عطا فرمائی۔

آسٹریلیا کی جماعت کے صدر بیان کرتے ہیں کہ ایک مخلص دوست اپنا چندہ وقف جدید ادا کر چکے تھے ان کو دوبارہ خصوصی تحریک کے ذریعہ بقایا ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی جس پر پھر انہوں نے ایک بہت خطیر رقم ادا کر دی۔ اگلے روز شام کو کہتے ہیں ان کا فون آیا اور بڑے جذباتی انداز سے کہنے لگے کہ خاکسار نے چندہ وقف جدید کی جو ادائیگی کی تھی وہ ایک ہی دن میں اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی کہنے لگے کہ میں تین سال سے ایک فوڈ ٹیک اوے چلا رہا ہوں اور پچھلے تین سالوں میں ایک بھی دن ایسا نہیں آیا کہ اس قدر گاہک آئے ہوں جتنے اس دفعہ چندہ ادا کرنے کے بعد آئے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں کچھ کوائف بھی پیش کر دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اکسٹھواں سال جو 31 دسمبر 2018ء کو ختم ہوا تھا اس میں افراد جماعت احمدیہ کو اکانوے لاکھ چونتیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گزشتہ سال سے دو لاکھ اکہتر ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ پاکستان اپنی پہلی پوزیشن برقرار رکھے ہوئے ہے اس کے علاوہ جو پہلے دس ممالک ہیں ان میں برطانیہ نمبر ایک پہ ہے۔ نمبر دو پہ جرمنی ہے پھر امریکہ ہے پھر کینیڈا ہے۔ پھر ہندوستان ہے پھر آسٹریلیا ہے پھر انڈونیشیا ہے پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے پھر گھانا ہے پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں سترہ لاکھ بتیس ہزار افراد شامل ہوئے اور اس سال جو اضافہ ہوا ہے وہ ایک لاکھ تیئس ہزار کا ہے۔

بھارت کے وصولی کے لحاظ سے جو صوبہ جات ہیں وہ کیرالہ، جموں کشمیر، کرناٹک، تلنگانا، تامل ناڈو، اڈیشہ، ویسٹ بنگال، پنجاب، دہلی، اترپردیش۔ اور وصولی کے لحاظ سے جماعتیں ہیں، حیدرآباد نمبر ایک پہ، قادیان نمبر دو، پتھاپریم، کالیکٹ، کولکاتہ، بنگلور، چنئی، کارولائی، رشی نگر اور دہلی۔ اللہ تعالیٰ تمام ممالک کے شاملین کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad